عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد نمبر ۱۶ | ۱۷ تا ۲۳ ربیع الثانی ۱۴۱۸ھ بمطابق ۲۲ تا ۲۸ اگست ۱۹۹۷ء | شمارہ نمبر ۱۳

تاریخ ساز

ختم نبوت کانفرنس دہلی

امیرِ مرکزیہ خواجہ خان محمد مدظلہ کا سفر سرہند شریف

عقیدۂ ختم نبوت

مرزا غلام احمد قادیانی کے ۶۰ شاہکار جھوٹ

کیا

صحافت

قادیانیت نوازی کا نام ہے؟

بارہویں عالمی ختم نبوت کانفرنس برمنگھم کی روشن کامیابی

قیمت : ۵ روپے

(ظہور احمد عثمانی، عارف والہ)

س : حیض کے دوران حافظہ عورت پڑھا سکتی ہے یا نہیں؟ حفظ کرنے والی بچی کو اگر ماہواری آجائے تو کیا اس کے ختم ہونے کا انتظار کرے یا زبانی پڑھ سکتی ہے؟ ایک لڑکی کا ذہن اور حافظہ کمزور ہے، وہ مدت پوری ہونے تک بھول سکتی ہے، وہ کیا کرے؟

ج : قرآن مجید کو ہاتھ نہ لگائے، بلکہ کپڑے سے یا چاقو چھری سے ورق الٹ لیا کرے، اور زبانی سے نہ پڑھے، بلکہ قرآن کریم کو دیکھ دیکھ کر دل میں قرآن کریم کے الفاظ دہراتی رہے، اور اگر سنانا ہو، تو الفاظ کو کاٹ کاٹ کر پڑھے۔ واللہ اعلم

(محمد احمد انصاری، کراچی)

س : میں اپنی والدہ اور بیوی بچوں کے ساتھ پاپوش میں رہتا تھا۔ کچھ میری بیوی اور والدہ کے درمیان اختلافات شروع ہوگئے۔ نتیجتاً میں نے بیوی بچوں کو سسر کے مکان کے ساتھ مکان دلوادیا، اور میں اپنی ماں کے ساتھ اکیلا ناظم آباد میں رہتا ہوں۔ بیوی کا کہنا ہے کہ میں اس کے پاس مستقل طور پر رہوں، اگر ماں کے پاس رہتا ہوں تو اس کے پاس نہ آؤں، اور اگر اس کے ساتھ رہوں تو ماں کے پاس نہ جاؤں، جبکہ میری ماں بیمار بھی ہے، اور ان کا کوئی بھی میرے سوا نہیں ہے۔ اس صورتحال میں اسلامی لحاظ سے مجھے کیا کرنا چاہئے؟

ج : اگر ماں اور بیوی کی نہیں بنتی تو آپ کا یہ فیصلہ صحیح ہے کہ بیوی بچے الگ مکان میں رہیں، اور آپ اپنی والدہ کے ساتھ رہیں اور ان کی خدمت کریں، دن کے وقت بیوی بچوں سے کسی وقت مل آیا کریں، آپ کی بیوی کا یہ مطالبہ غلط ہے کہ وہ ماں کے پاس نہ رہیں۔ مستقل طور پر بیوی کے پاس رہیں، اگر بیوی لائق ہے تو اس کو چاہئے تھا کہ اپنی ساس کی خدمت بھی کرتی، اور شوہر کے پاس بھی رہتی، لیکن اگر بیوی ساس کے پاس رہنے سے ناخوش ہے تو بیٹا اپنی ماں کو اکیلا چھوڑ کر تو کہیں نہیں جاسکتا۔ واللہ اعلم

(محمد مسعود انصاری، کراچی)

س : اب سے ۲۵ سال پہلے میں عراق میں ملازم تھا۔ میری بیوی بچے کراچی میں تھے۔ بیوی نے میری رقم سے اپنے نام پر ایک مکان خریدا دو سال ہوئے بیوی کا انتقال ہوگیا ہے۔ انتقال سے ایک سال پہلے میری اور میرے دیگر ۴ بچوں کی تحریری مرضی سے یہ مکان میرے چھوٹے بیٹے محمد جمیل انصاری کو دیدیا۔ جب تک میں زندہ رہوں گا مکان کی اوپری منزل کا کرایہ مجھے ملتا رہے گا، اور میرے انتقال کے بعد محمد جمیل کو ملے گا۔ محمد جمیل کی چونکہ کوئی اولاد نہیں ہوئی ہے لہٰذا ماں کی وصیت کے مطابق اس صورت میں محمد جمیل اپنے مکان کا آدھا حصہ اپنے سگے بھتیجے محمد مصباح انصاری کو دیدیں گے۔ میری بیوی صرف مکان اپنے بیٹے محمد جمیل کے نام کرگئی تھی، اس کا سامان نہیں، کیا میں اپنی زندگی میں تمام بچوں کی منظوری سے محمد جمیل کو دے سکتا ہوں؟ میں نے اپنی زندگی میں بلاامتیاز لڑکا یا لڑکی تقریباً" ڈیڑھ ڈیڑھ لاکھ کی رقم مختص کردی ہے، کیا یہ فعل شرعاً" جائز ہے؟

ج : اگر آپ کی اہلیہ نے یہ مکان آپ کی رقم سے بنایا ہے، تو وہ اس مکان کی مالک نہیں تھی، بلکہ یہ مکان آپ کی ملکیت ہے، اگر آپ نے لڑکے لڑکیوں کی رضامندی سے وہ مکان یا اس کا کچھ حصہ اپنے لڑکے کو دیدیا ہے تو درست ہے۔ باقی حصے میں آپ رہ سکتے ہیں، اور آپ کے بعد وہ آپ کی وراثت ہے، لیکن اگر آپ کے لڑکے اور لڑکیاں اس پر راضی ہوں کہ یہ پورا مکان آپ کے چھوٹے لڑکے ہی کے پاس رہے تو بھی درست ہے۔ محمد مصباح انصاری کو جو آدھا مکان دینے کی وصیت کی گئی ہے، اس کی شرعاً" کوئی حیثیت نہیں۔ وہ اگر چاہیں تو اس لڑکے کو دے سکتے ہیں، ورنہ یہ مکان ان کے بہن بھائیوں کو اور اس کی بیوی کو اگر وہ اس وقت تک زندہ رہی، تو شریعت کے حصول کے مطابق ملے گا۔ والسلام

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

سرپرست: حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ

مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر مسئول: عبدالرحمن باوا

مدیر: مولانا اللہ وسایا

جلد ۱۶ شمارہ ۱۳ — ۱۷ تا ۲۳ ربیع الثانی ۱۴۱۸ھ بمطابق ۲۲ تا ۲۸ اگست ۱۹۹۷ء — قیمت: ۵ روپے

مجلس ادارت

- مولانا عزیز الرحمن جالندھری
- مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
- مولانا نذیر احمد تونسوی
- مولانا منظور احمد حسینی
- مولانا محمد جمیل خان
- مولانا سعید احمد جلالپوری
- مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن مینیجر

- محمد انور

قانونی مشیر

- حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

ٹائیٹل و تزئین

- ارشد دوست محمد فیصل عرفان

اس شمارے میں

- بارھویں عالمی ختم نبوت کانفرنس برمنگھم کی روشن کامیابی ۳
- کیا صحافت قادیانیت نوازی کا نام ہے؟......(مولانا محمد یوسف لدھیانوی) ۶
- عالمی ختم نبوت کانفرنس برمنگھم......(ابو مریم) ۸
- عقیدہ ختم نبوت......(مولانا مفتی محمد جمیل خان) ۱۳
- تاریخ ساز ختم نبوت کانفرنس دہلی......(مولانا محمد عثمان منصور پوری) ۱۸
- امیر مرکزیہ خواجہ خان محمد مدظلہ کا سفر سرہند شریف (حبیب اللہ چیمہ) ۲۳
- عقیدہ ختم نبوت کی سربلندی، چند گزارشات و سفارشات (محمد اشرف کھوکھر) ۲۶
- مرزا غلام احمد قادیانی کے ۹۰ شاہکار جھوٹ......(مولانا عبداللطیف مسعود) ۲۷

رابطہ دفتر

جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) ایم اے جناح روڈ، کراچی
فون ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس ۷۷۸۰۳۴۰

مرکزی دفتر

حضوری باغ روڈ ملتان فون ۵۱۴۱۲۲ - ۵۸۳۴۸۶ فیکس ۵۴۲۲۷۷

LONDON OFFICE

35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE 0171 / 737-8199.

زرتعاون

سالانہ: ۲۵۰ روپے
ششماہی: ۱۲۵ روپے
سہ ماہی: ۷۵ روپے

اگر دائرے میں سرخ نشان ہے تو سالانہ زرتعاون ارسال فرمائیں رسالہ خریداری کی تجدید کروالیجئے ورنہ پرچہ بند کر دیا جائے گا

زرتعاون بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۹۰ امریکی ڈالر
یورپ، افریقہ، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات ۷۰ امریکی ڈالر
بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک ۶۰ امریکی ڈالر

چیک، ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت نیشنل بینک پرانی نمائش، اکاؤنٹ نمبر ۹۔ ۴۸۷ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

ناشر: عبدالرحمن باوا — طابع: سید شاہد حسن
مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: ۱۰۳ مبز رڈلہ لائن کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بارھویں عالمی ختم نبوت کانفرنس برمنگھم کی روشن کامیابی

الحمدللہ' اللہ رب العزت کا بے پایاں احسان اور نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے عقیدہ ختم نبوت کے ثمرات کا مشاہدہ دس اگست کو صبح ساڑھے دس بجے اس وقت ہوا' جب ظلمت کدہ کفرستان کے ایک بڑے شہر برمنگھم کی سڑکیں جانثاران ختم نبوت' مجاہدین لشکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ' رضاکاران قافلہ امیر شریعت" جان فروشان شیخ بنوری" خادمان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے جوق در جوق قافلوں سے اٹی ہوئی نظر آرہی تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور صورت سے متصف' بوڑھے' جوان' نوجوان' بچے اسلام کی عملی صورت بنے۔ چہرے پر عظمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جذبات لئے سینٹرل جامع مسجد کی طرف جاتے نظر آرہے تھے' برطانیہ کے ہر بڑے شہروں سے کوچوں' ویگنوں اور گاڑیوں کے ذریعے لوگوں کی تشریف آوری عقیدہ ختم نبوت کے ساتھ ان کی محبت اور وابستگی کا مظہر تھی۔ سینٹرل جامع مسجد اپنی وسیع اراضی کے باوجود تنگ دامنی پر افسردہ نظر آرہی تھی مسجد اور اس کا تمام اطراف جانثاران ختم نبوت سے بھرا ہوا تھا۔

جامع مسجد اور اس کے اطراف سے ایسا محسوس ہوتا تھا کہ کسی اسلامی ملک کے کسی بہت ہی دین دار حلقے میں آگئے ہوں۔ ہر شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیدہ ختم نبوت کا اظہار کرتا نظر آرہا تھا۔ ایسا محسوس ہوتا تھا کہ آج محدث العصر حضرت علامہ کشمیری' امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری' حضرت قاضی احسان احمد شجاع آبادی' حضرت مولانا محمد علی جالندھری' حضرت مولانا محمد حیات' عاشق رسول مولانا سید محمد یوسف بنوری' مفکر اسلام مولانا مفتی محمود' مجاہد اسلام مولانا غلام غوث ہزاروی' امام اہلسنت مولانا مفتی احمد الرحمٰن رحمہم اللہ علیہ کی ارواح قدسیہ جانثاران ختم نبوت کے اس جذبہ کو دیکھ کر خوشی سے جھوم رہی ہیں۔

ختم نبوت کے متوالوں کے اس جوش و خروش کو دیکھ کر قافلہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی یاد تازہ ہوگئی جب ۱۴سو سال بعد غلامان صدیق اکبرؓ سرفروشان ختم نبوت کے جذبات کی یہ کیفیت ہے تو مسیلمہ کذاب کے لشکر کو پامال کرنے اور مرتدین ختم نبوت کے مقابلے میں صف آراء ہونے والوں کی جذبات کی کیا کیفیت ہوگی؟ لاکھوں جانثاران ختم نبوت صرف قافلہ صدیق اکبرؓ کے جذبات پر قربان' صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اگر ختم نبوت کے ان ڈاکوؤں کی سرکوبی کی سنت جاری نہ کی ہوتی تو آج ختم نبوت کے یہ ڈاکو مسلمانوں کے سینوں پر دندناتے پھرتے۔

مرزا غلام احمد قادیانی اگر جھوٹے دعوی نبوت سے پہلے جھوٹے نبیوں کے حشر اور انجام کی تاریخ کا مطالعہ کرتا تو ہو سکتا تھا کہ دعوئی نبوت کی ہمت نہ کرتا۔ اس کو انگریز حکومت کی اس قوت پر جس کا سورج غروب نہیں ہوتا تھا اتنا ناز تھا کہ انگریزوں کی پیشکش پر فوراً "نبی بننے کے لئے" تیار ہوگیا اور آج سو سال گزرنے کے بعد بھی برطانیہ کی گود میں بیٹھ کر مرزا غلام احمد کا چیلہ مرزا طاہر اسلام کے خلاف اس طرح مصروف عمل ہے اور مسلمانوں کو تباہ کرنے کی کوئی کوشش ہاتھ سے جانے نہیں دیتا۔ کانفرنس کی تیاری دیکھ کر مرزا طاہر اتنا بوکھلا اٹھا کہ سالانہ جلسے میں ایسی باتیں کرنے لگا کہ اکثر لوگ پڑھ کر اس کی دماغی حالت پر شبہ کرنے لگے۔

بہرحال کانفرنس میں شرکت کرنے والے جانثاران ختم نبوت کے جذبات کی بہت سی کانفرنسوں میں لوگوں کے جذبات دیکھے لیکن برمنگھم کی ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کرنے والے مسلمانوں کی کیفیت کہیں اور نظر نہیں آئی۔ انگلینڈ جیسے ملک جہاں والدین کے استقبال کے لئے بھی لوگ چھٹی کا انتظار کرتے ہیں۔ وہاں صرف ایک دن نہیں بلکہ راتوں کا طویل سفر کرکے پہنچے اور پورے دن بیٹھے رہنے اور اپنے اخراجات اور اپنا

کھانا پینا یہ سب انوکھی باتیں ہیں اور جب انگلینڈ میں بتائی جاتی ہیں تو لوگ حیرت کا اظہار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے مسلمانان برطانیہ کو کہ وہ اس عزم و محبت سے اس کانفرنس کو کامیاب بناتے ہیں۔

اس کانفرنس کا مقصد صرف اور صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عقیدہ ختم نبوت کا اظہار ہے اور وہ مسلمانان برطانیہ بہت ہی اچھے انداز میں پورا کرتے ہیں۔ عام طور پر لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ صرف کانفرنس کا کیا فائدہ لیکن ان کا ذہن اس طرف نہیں جاتا کہ اس کانفرنس کی تیاری کے لئے تین چار ماہ پورے ملک میں ایک عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کا جو موسم شروع ہو جاتا ہے اس سے ایک ایک مسجد میں عقیدہ ختم نبوت کی گفتگو ہوتی ہے اور ہر مسلمان قادیانیوں کی سرگرمیوں سے متعلق خبردار ہو جاتا ہے۔ کانفرنس کی تیاری کا اندازہ کریں کہ مولانا محمد اکرم طوفانی نے ۱۸ سو میل سے زیادہ سفر کیا اور سینکڑوں مساجد میں عقیدہ ختم نبوت کی تقریریں کیں۔ حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی نے صرف ۷ دن میں تین ہزار میل کا سفر کر کے سو کے قریب مساجد میں لوگوں کو ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی۔ اس کے علاوہ حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ نے بھی کئی علاقوں کا سفر کیا' حضرت مولانا اللہ وسایا' مولانا منظور احمد الحسینی' مولانا سعید احمد جلالپوری' قاری عبدالمالک' حاجی عبدالرحمٰن یعقوب باوا کے اسفار اس کے علاوہ ہیں۔ جمعیت علماء برطانیہ اور حزب العلماء اور دیگر مدارس دینیہ بھی اس کانفرنس کی تیاریوں میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے شانہ بشانہ شریک ہوتے ہیں۔ کانفرنس سے جانشین شیخ الاسلام مولانا سید محمد اسعد مدنی' قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن' حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی' مولانا زاہد الراشدی' مولانا مفتی محمد اسلم' نذیر احمد غازی ایڈووکیٹ' مولانا احسان اللہ ہزاروری' مولانا منظور احمد الحسینی' حاجی عبدالرحمٰن یعقوب باوا' مولانا اللہ وسایا' مولانا محمد اکرم طوفانی' حاجی عبدالحمید ہیلجیئم' قاری محمد اسماعیل' مولانا نورالاسلام بنگلہ دیش وغیرہ نے خطاب کیا۔ دارالعلوم کراچی کے استاد قاری عبدالمالک کی تلاوت اور شعیب کی نعت خوانی نے کانفرنس کی رونق میں اضافہ کیا۔ کانفرنس کی تقریریں عقیدہ ختم نبوت اور رد قادیانیت اور عیسائی اور یہودیوں کی سازشوں اور امریکہ کی شرارت کا نقاب اٹھانے کے سلسلے یہ بہترین شاہکار ہیں ان کو الگ شائع کرنا ایک اہم ضرورت ہے ہفت روزہ ختم نبوت کے صفحات میں آپ وقتاً "فوقتاً" اس کو ملاحظہ فرمائیں گے۔ کانفرنس کے شرکاء کی محبت و عقیدت کا اس سے اندازہ لگائیں کہ ۱۰ اگست برطانیہ کا گرم ترین دن تھا اور مسجد کے ہال میں بیٹھنا ایک بڑے مجاہدے سے کم نہیں تھا لیکن ہزاروں مسلمان ایک دوسرے سے جڑے ہوئے پسینہ میں شرابور تقریروں سے لطف اندوز ہو رہے تھے' اس عظیم قربانی پر صرف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں نے ہی ان جانثاران ختم نبوت کو خراج تحسین پیش نہیں کیا بلکہ انگلینڈ سے آئے ہوئے سینکڑوں علماء کرام قافلہ ختم نبوت کے اس صبر کو داد دیتا ہوا نظر آ رہا تھا' اس عظیم الشان بارھویں ختم نبوت کانفرنس پر ہم سب سے پہلے رب کائنات کے کروڑہا شکرگزار ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کا انہی آنکھوں سے مشاہدہ کر کے ہمارے یقین میں اضافہ ہوا ہے۔ اور اس کے بعد عقیدہ ختم نبوت پر ہمارا ایمان مزید پختہ ہوا ہے کہ عقیدہ ختم نبوت کے لئے جانثاران ختم نبوت ہر قسم کی قربانی دینا اپنی شفاعت کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہم تمام برطانیہ کے مسلمانوں کے شکرگزار ہیں کہ انہوں نے ہر مسجد میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے علماء کرام کی میزبانی کی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان مہمانوں کا عقیدہ ختم نبوت کی وجہ سے احترام کیا اور پھر ان کی دعوت پر کانفرنس میں شرکت کی اس کے ساتھ ساتھ جمعیت علماء برطانیہ کے علماء کرام اور تمام کارکن خصوصاً" برمنگھم کے کارکنوں کا شکریہ کہ انہوں نے اس کانفرنس کے لئے اپنی کانفرنس کی تیاری کو موخر کیا۔ اس طرح جامعہ اسلامیہ برمنگھم دارالعلوم بری' اور دیگر تمام دینی مدارس کا شکریہ کہ انہوں نے کانفرنس کی تیاری اور کانفرنس میں شرکت کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے تعاون کیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمائے اور ہم سب کو اخلاص وللہیت سے عقیدہ ختم نبوت کے لئے کام کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنا شکرگزار بندہ بنائے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن سے ہمیشہ وابستہ رکھے۔

○

قسط نمبر ۱

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

کیا صحافت قادیانیت نوازی کا نام ہے؟

الحمدللہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ‘

اما بعد:

رسالہ "صدق جدید" کے مدیر صاحب برصغیر کی ایک ممتاز شخصیت ہیں

لیکن "طائفہ لعینہ قادیانیہ" اور اس کے سرگروہ مرزا آنجہانی کے حق میں مدت سے ان کی رائے بے جا حمایت کی حد تک نرم ہے۔ اس باب میں حضرت مولانا محمد قاسم صاحبؒ کی حکمت‘ مولانا رشید احمد صاحب گنگوہیؒ کا تفقہ‘ مولانا سہارنپوری صاحبؒ کا علم و فضل‘ مولانا مفتی کفایت اللہ صاحبؒ کا اخلاص‘ حافظ العصر مولانا السید محمد انور شاہ صاحبؒ کا تبحر علمی‘ حضرت مولانا حسین احمد صاحبؒ کی تواضع‘ اور مولانا اشرف علی صاحبؒ کی معاملہ فہمی‘ ان کے لئے قطعاً" بے سود ہیں۔ وہ ان تمام حضرات (رحمۃ اللہ علیہم) کو اپنے وقت کا مقتدا اور اکابر ضرور تسلیم کریں گے‘ لیکن جہاں تک ان حضرات کی تحقیق‘ استدلال یا استنباط کا تعلق ہے‘ موصوف جب تک اس کو خود اپنی تحقیق کی کسوٹی پر پرکھ نہیں لیں گے ہرگز تسلیم نہ کریں گے‘ اب اسے ان کی بلند نظری کہئے یا کمزوری‘ ان کا اصل مرض جو ان کے تمام کمالات پر غالب آگیا ہے یہی ہے کہ ان کے نزدیک تقلید کا لفظ بے معنی ہے‘ ان کے ملاحظہ سے بیسیوں نصوص گزار دیجئے‘ پچاسوں اقوال پیش کردیجئے‘ لیکن ان کو ماننے کے لئے ان کا اپنا "شرح صدر" ضروری ہے۔ کسی مسئلہ میں ان سے ایک دفعہ انکار ہوجائے‘ تو آئندہ "شرح صدر" کی توقع بے کار ہوگی۔ اپنے "شرح صدر" کے خلاف ہمیں یاد نہیں کہ موصوف نے کبھی اپنے بڑوں کی بھی مانی ہو‘ چہ جائیکہ اپنے ہم مرتبہ یا کم مرتبہ کی انہوں نے سنی ہو‘ اور اسے لائق توجہ قرار دیا ہو‘ پھر اپنے تمام اکابر کے علی الرغم مرزائیت کی مفت وکالت اور بے جا حمایت میں وقتاً "فوقتاً" ان کے علم سے "صدق جدید" کے صفحات پر جو نکات جلوہ گر ہوتے رہتے ہیں‘ ان کو پڑھ کر مشکل ہی سے انسان اپنی ہنسی ضبط کرسکتا ہے موصوف کو اس "طائفہ" کی حمایت اور نصرت میں قریب قریب وہی "شرح صدر" ہے‘ جو اس ملعون جماعت کے رد اور تعاقب میں السید الامام مولانا محمد انور شاہ صاحب کشمیری (نوراللہ مرقدہ) کو تھا۔ موصوف جب مرزائیت کی نصرت کے موضوع پر قلم اٹھاتے ہیں تو ان کا جوش‘ ان کی نکتہ آفرینی‘ اور ان کا طرز استدلال لائق دید ہوتا ہے۔ لطف یہ کہ بالکل فرضی اور وہمی مقدمات ملاکر موصوف جو نتیجہ نکالتے ہیں‘ وہ ان کے نزدیک سوفیصد قطعی اور واقعی ہوتا ہے‘ اور نظرثانی کی گنجائش موصوف کے خیال میں اس میں نہیں ہوتی۔ بنظر انصاف مندرجہ ذیل عبارت کیا اسی نوعیت کی نہیں؟ موصوف رقم طراز ہیں:

"دعویٰ نبوت متعارف اور مصطلح معنی میں ہرگز یقین نہیں آتا کہ اسے کوئی معمولی عقل و علم کا شخص بھی زبان پر لاسکتا ہے‘ چہ جائیکہ مرزا صاحب سا "فہیم وذی ہوش" سوا اس صورت کے کہ اس نے نبوت ہی کے کوئی مخصوص معنی متعارف و متبادر مفہوم سے الگ اپنے ذہن میں رکھ لئے ہوں‘ اور جس طرح فارسی‘ اردو کے بے شمار شاعروں نے شراب‘ کفر‘ اسلام‘ صنم‘ بت وغیرہ کی مخصوص اصطلاحیں ان کے لغوی اور شرعی دونوں مفہوموں سے بالکل الگ گھڑلی ہیں‘ اس نے نبوت کا استعمال کسی خانہ ساز اصطلاحی معنی میں شروع کردیا ہو اور جب ایسا ہے تو انسان جس طرح ان بے شمار شاعروں کے مقابلہ میں اپنے کو بے بس پاتا ہے ایک نبی کے مقابلہ میں اور سہی۔" (صدق جدید‘ ۲ نومبر ۱۹۶۲ء)

غور فرمایا جائے موصوف نے دانستہ یا نادانستہ اس چند سطری فقرہ میں کتنے مقدمات بلادلیل‘ خلاف واقعہ اور محض فرضی اور وہمی‘ بطور اصول موضوع ذکر کرڈالے۔

(۱) مرزا صاحب آنجہانی معمولی عقل و علم کا شخص نہیں‘ بلکہ موصوف باور کرانا چاہتے ہیں کہ وہ فہم و ہوش کے غیر معمولی درجہ پر فائز تھا۔

(۲) "دعویٰ نبوت متعارف اور مصطلح معنی میں مدیر موصوف کو یقین نہیں آتا کہ کوئی معمولی عقل و علم کا شخص بھی زبان پر (لایا ہوگا) یا لاسکتا ہے۔"

(۳) اسی مفروضہ کی بنیاد پر موصوف کو تسلیم کرنا ہوگا‘ کہ "کسی بھی محال عقلی یا شرعی کا دعویٰ کوئی معمولی عقل و علم کا شخص زبان پر نہیں لاسکتا۔"

(۴) ان فرضی مقدموں سے مولانا اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ "مرزا صاحب نے نبوت کا متبادر اور متعارف معنی میں دعویٰ نہیں کیا۔"

(۵) موصوف کے نزدیک مرزا صاحب نے "نبوت کا استعمال کسی خانہ ساز اصطلاحی معنی میں کیا ہے' جو اس نے شرعی مفہوم سے بالکل الگ گھڑلیا ہے۔"

(۶) موصوف کا دعویٰ ہے کہ بے شمار شاعر' شرعی الفاظ کو ان کے شرعی و لغوی دونوں مفہوموں سے ہٹاکر اپنی اصطلاحی معنی میں استعمال کرتے ہیں' لیکن ان سے کبھی تعرض نہیں کیا گیا' بلکہ "انسان ان بے شمار شاعروں کے مقابلے میں اپنے کو بے بس پاتا ہے۔"

(۷) ان تمام مقدمات کو جوڑ کر موصوف کی تمنا ہے اور وہ مشورہ دیتے ہیں کہ لوگ جس طرح ان شاعروں کے مقابلہ میں بے بس ہیں "ایک نبی کے مقابلے میں اور سہی۔"

کیا موصوف کی خدمت میں یہ التماس کی جاسکتی ہے کہ وہ اپنے ان نظریات کو عقل و علم اور فہم و ہوش ہی کی روشنی میں واقعات پر منطبق کرنے کی زحمت گوارا فرمائیں؟

مرزا صاحب علم و عقل اور فہم و ہوش کی ترازو میں:

موصوف مرزا صاحب کو غیر معمولی عقل و علم کا شخص' فہیم اور ذی ہوش کا لقب پوری سادگی کے ساتھ دیں' لیکن واقعہ ہے کہ مرزا صاحب کی شخصی زندگی کا بالاستیعاب مطالعہ کرکے اس کی طفلی' شباب' اور پیری کے واقعات اور احوال پر نظر غائر رکھنے' اس کے تمام معاملات پر غور کرنے' اور اس کی تحریرات کو بنظر صحیح دیکھ لینے کے بعد میرا خیال تھا کہ کوئی شخص بشرط عقل سلیم اس کو زیرک' دانا' عاقل' عالم' ذی فہم اور ہوشمند قرار نہیں دے سکتا' الا یہ کہ خود اسی کے حواس ماؤف ہوگئے ہوں۔ پہلی دفعہ موصوف کی تحریر پڑھ کر یہ جدید انکشاف ہوا کہ مرزا صاحب کے ثناخوانوں اور اس کو فہیم اور ذی ہوش قرار دینے والوں میں مدیر بیوطرت جیسے فہیم ذی ہوش اور ذی علم لوگ بھی شامل ہیں۔

سوخت عقل زحیرت کہ ایں چہ بوالعجبی است

خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ موصوف کے ذہن میں فہیم اور ذی ہوش کا مفہوم کیا ہے' اور وہ کن بنیادوں پر مرزا صاحب کو فہیم' اور ذی ہوش لکھ ڈالنے پر اپنے کو بے بس پاتے ہیں۔

کے نکشود و نکشاید بحکمت ایں معمہ را

شواہد فہم مرزا:

مرزا صاحب' جن کے نزدیک (بقول مرزا محمود) "ہر شخص بڑھ سے بڑا مرتبہ حاصل کرسکتا ہے' حتی کہ (خاک بدہن گستاخ) محمد رسول اللہ (بابانا و امہاتنا) سے بھی بڑھ سکتا ہے" ان کے فہم و ہوش اور غیر معمولی عقل و علم کا اندازہ لگانے موصوف اب تک قاصر ہیں۔

جس کے نزدیک مسیح علیہ السلام کا "کنجریوں سے میلان اور صحبت رہی ہو۔ ایک متقی انسان کی صفات سے وہ عاری ہوں۔" زنا کار کسبیاں "زنا کاری کا پلید عطران کے سر پر' اور اپنے بالوں کو ان کے پاؤں پر ملتی ہوں" دریا بادی مصر ہیں کہ وہ ذی علم اور ہوشمند تھا۔

جو گستاخ' سیدنا مسیح علیہ السلام کے پورے خاندان کو بطور تعریض و تحکم؟ "پاک اور مطہر" بتلاتا ہو' ان کی تین دادیوں اور نانیوں کو (العیاذ باللہ) زنا کار اور کسبی" بتلاتے ہوئے شرم نہیں کرتا' اور زنا کار خانوادے سے آپ کے وجود کے ظہور پذیر ہونے کا انکشاف کرتا ہو' وہ ان کے نزدیک غیر معمولی عقلمند تھا۔

جو بدزبان' حضرت مسیح علیہ السلام کو شرابی' یوسف نجار کا بیٹا' ان کے قرآن میں ذکر کردہ معجزات کو مکروہ عمل' قابل نفرت اعجوبہ نمایاں قرار دیتا ہو' اور ان کے معجزات کو مٹی کے کھیل سے زیادہ وقعت نہ دیتا ہو موصوف چند آزاد ذہنوں سے مرعوب ہوکر اسے "فہیم اور ذی ہوش" قرار دیتے ہیں۔

جو "ہوشمند" اعلان کرتا ہو کہ "مسیح علیہ السلام ہدایت اور توحید اور دینی استقامتوں کے کامل طور پر دلوں اتارنے سے قریب قریب ناکام رہے" اور "ان سے کوئی معجزہ نہ ہوا" حیف ہے کہ وہ ان کے نزدیک "غیر معمولی عقل و علم کا شخص" تھا۔

جو فرعون صفت بار بار قسم کھا کھا کر مسیح علیہ السلام سے افضلیت کا دعویٰ رکھتا ہو' اور جو یہ اعتقاد نہ رکھے اسے "جتلائے وسوسہ شیطانی" قرار دیتا ہو' کون دانشمند اس کے حق میں مدیر صدق کا یہ خطاب تسلیم کرے گا کہ وہ فہم و ہوش اور عقل' علم کا شخص تھا۔

جس غیر معمولی عقل و علم کے شخص نے اپنی تصنیفات میں بار بار یہ لکھا ہو کہ مریم بتول' نے ایک مدت تک بے نکاح رہ کر اور "حاملہ ہوجانے کے بعد بزرگان قوم کی ہدایت اور اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کرکے تعلیم تورات کی خلاف ورزی کی' بتول ہونے کے عہد کو توڑا' تعداد ازواج کی قبیح رسم ڈالی۔" اس کو "فہیم اور ذی ہوش" تسلیم کرنا' اور پورے شرح صدر کے ساتھ تسلیم کرنا' انہی کی ہمت ہے۔

جس بکنے والے نے یہ بکا کہ مسیح علیہ السلام' مریم رضی اللہ عنہا کے بلا باپ اکلوتے بیٹے نہیں تھے' بلکہ مریم ان کے علاوہ چار بیٹوں اور دو بیٹیوں کی بھی ماں تھیں' اور یہ سب مسیح علیہ السلام کی طرح مریم اور یوسف نجار دونوں کی اولاد تھے۔ اور مسیح علیہ السلام "تمام نبیوں سے بڑھ کر سخت زبان' زبان کی تلوار چلانے والے' اپنے کلام میں سخت اور آزاردہ' طریقہ استعمال کرنے والے تھے" اور "مسیح علیہ السلام کو اس کی ذات سے کوئی نسبت نہیں" اور

باقی صفحہ ۲۲ پر

رپورٹ ابو مریم

عالمی ختم نبوّت کانفرنس برمنگھم

دنیا کے ہر گوشے میں منکرین ختم نبوت کی جانب سے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کو ناکام بنادیا جائے گا

انسانی حقوق کے حوالے سے مغرب کی حمایت حاصل کرکے قادیانی جماعت دنیاوی فوائد کے علاوہ کچھ حاصل نہیں کرسکتی

مرزا طاہر کے مباہلوں کی ناکامی کے بعد میں نے قادیانیت سے توبہ کرکے اسلام قبول کیا

دنیا کی اکثر عدالتیں قادیانیوں کو مسلمانوں سے الگ ملت قرار دے چکی ہیں

دنیا کی لاکھوں مساجد پانچ وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حقانیت کا اعلان کرتی ہیں

مولانا اسعد مدنی، مولانا فضل الرحمن، مولانا محمد یوسف لدھیانوی اور دیگر علماء کرام کا بارہویں ختم نبوت کانفرنس سے خطاب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام بارھویں ختم نبوت کانفرنس میں بیس ہزار سے زائد جانثاران ختم نبوت اور قافلہ صدیق اکبرؓ کے رضا کاروں سے خطاب کرتے ہوئے علماء کرام نے اس عزم کا اظہار کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ارب بیس کروڑ غلاموں کے ایمان کی حفاظت اور منکرین ختم نبوت اور قادیانیوں کی لادینی سرگرمیوں سے بچانے کے لئے دنیا کے ہر گوشے میں علماء کرام اپنا فریضہ انجام دیتے رہیں گے اور منکرین ختم نبوت کی گمراہ کن کوششوں کو ناکام بنادیا جائے گا۔ غلام احمد قادیانی کے جھوٹے پیروکار، جھوٹے پروپیگنڈوں سے دنیاوی فوائد کے علاوہ اور کچھ حاصل نہیں کرسکیں گے اور مسلمانوں کی لاکھوں مساجد سے الحمدللہ دن میں پانچ مرتبہ مسلمان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی حقانیت اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا اعلان کرتے ہیں۔ مسلمان ممالک کی عدالتوں کے بعد اب غیر مسلم ممالک کی عدالتوں نے بھی طویل سماعتوں کے بعد قادیانیوں کو مسلمانوں میں الگ طبقہ قرار دے دیا ہے اس لئے قادیانیوں کو چاہئے کہ وہ اسلام کا نام لے کر مسلمانوں کو دھوکہ دینے کی کوشش نہ کریں، ان کو سوائے ندامت اور حسرت کے دنیا میں اور کچھ حاصل نہ ہوگا اور قیامت میں تو ان کا کوئی حصہ نہیں۔

کانفرنس کی پہلی نشست کا آغاز دارالعلوم کراچی کے استاد قاری عبدالمالک کی تلاوت سے ہوا۔ اس نشست کی صدارت امیر مرکزیہ شیخ المشائخ خواجہ خواجگان مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ نے فرمائی جبکہ شیخ طریقت مولانا سید نفیس شاہ صاحب مہمان خصوصی تھے۔ حاجی عبدالرحمن یعقوب باوا نے مہمانوں کو خوش آمدید کہتے ہوئے کانفرنس کے انعقاد کی غرض و غایت بیان کی۔ سواد اعظم اہلسنّت کے مولانا احسان اللہ ہزاروی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت وہ واحد عقیدہ ہے جس پر تمام امت متفق ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی جھوٹے مدعی نبوت کی کسی طرح بھی گنجائش نہیں۔ اس لئے مسیلمہ کذاب سے لیکر مسیلمہ پنجاب تک تمام جھوٹے مدعیان نبوت کو امت مسلمہ نے ہر دور میں مسترد کردیا۔

مولانا منظور احمد الحسینی نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ مسلمانوں کا یہ ہمیشہ عقیدہ ہے کہ قیامت سے قبل حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے دنیا میں نازل ہوں گے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے مطابق اسلامی حکومت قائم کریں گے اور ان کی وفات کے بعد قیامت کا وقوع ہوگا۔ منکرین ختم نبوت نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا انکار کرکے قرآن کریم اور احادیث نبویہؐ میں تحریف کی ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ذات پر رکیک حملے کرکے ان کی توہین کی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کے بعد عیسائی حکومتوں کی منکرین ختم نبوت کی حمایت ان کے اپنے دین سے غداری ہے۔ تحفہ قادیانیت کے مؤلف حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی نے اپنے خصوصی خطاب میں کہا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے مولانا عبدالحق غزنویؒ سے مباہلہ کرنے کے بعد کہا کہ جو جھوٹا ہوا وہ سچے کی زندگی میں موت کا شکار ہوجائے گا اللہ تعالیٰ نے حق کو ظاہر کیا، مرزا غلام

احمد قادیانی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو موت کا شکار ہوا جبکہ مولانا عبدالحق غزنویؒ نے مئی ۱۹۱۷ء کو طبعی موت سے وفات پائی تو اس مباہلہ میں مرزا غلام احمد قادیانی خود اپنے قول کے مطابق جھوٹا قرار پایا۔ گزشتہ کئی سال سے مرزا طاہر علماء کرام کی ہلاکت اور بربادی کی خبریں اخبارات میں شائع کررہا ہے اور گزشتہ رمضان المبارک کا پورا ماہ اس نے پورا رمضان المبارک بددعاؤں میں گزارا لیکن الحمدللہ کسی ایک عالم دین کو بھی ایک بال برابر نقصان بھی نہیں ہوا' بلکہ الحمدللہ پوری دنیا میں مسلمانوں کو اللہ تعالی نے فتح و نصرت عطا فرمائی۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے صرف دعوئی نبوت نہیں کیا بلکہ تمام حضرات انبیاء کرام علیہم السلام خاص طور پر حضرت عیسی علیہ السلام کی ایسی توہین کی ہے کہ اس کو بیان کرنا بھی کسی شریف آدمی کے سامنے گنجائش نہیں۔ دنیا کی ہر عدالت میں ہم یہ بات ثابت کرسکتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے حضرت عیسی علیہ السلام کی توہین کی ہے۔ جمعیت علماء اسلام کے قائد مولانا فضل الرحمن نے کہا کہ دین دشمن توہین اسلام کو نقصان پہنچانے کے لئے مختلف ہتھکنڈے اختیار کرتی رہی ہیں' ان میں منکرین ختم نبوت کا فتنہ سب سے بڑا ہے' پاکستان میں قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کا مسئلہ کوئی فرقہ واریت کی بنیاد پر طے نہیں کیا گیا بلکہ مسلسل سو سالہ عوامی تحریک کا نتیجہ ہے۔ ۱۹۰۸ء سے جب سے مرزا غلام احمد قادیانی نے دعوئی نبوت کیا علماء کرام اور مسلمان انگریز سے مطالبہ کرتے رہے کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ ۱۹۷۴ء میں قومی اسمبلی کی حیثیت سے اس کو عدلیہ قرار دیکر پارلیمنٹ نے کئی دن اس مسئلہ پر غور کیا ۱۳ دن مرزا ناصر پر جرح کی گئی۔ قومی اسمبلی میں مولانا مفتی محمود رحمتہ اللہ علیہ اور قومی اسمبلی سے باہر محدث العصر حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوری رحمتہ اللہ علیہ نے تحریک کی قیادت کی۔ ۳ ماہ مسلسل پوری قوم سراپا احتجاج بنی رہی اور آخرکار قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا اس کے باوجود مغرب کی اسلام دشمنی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے قادیانی اپنے آپ کو مظلوم ظاہر کررہے ہیں اور پاکستان کے خلاف پروپیگنڈہ کرکے پاکستان کو بدنام بھی کررہے ہیں اور سیاسی اور مالی مفادات بھی حاصل کررہے ہیں۔ مغرب کو اسلام دشمنی کی عینک اتار کر حقائق معلوم کرنے چاہئیں تاکہ غلط لوگ انسانی حقوق کے نام پر دھوکہ نہ دے سکیں۔ انشاء اللہ تمام مسلمان منکرین ختم نبوت کی سرگرمیوں کو روکنے کے لئے دنیا کے ہر گوشے میں ان کا تعاقب کریں گے اور جمعیت علماء اسلام اپنے اسلاف کی روایات کے مطابق عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے ہر قسم کی قربانی دے گی۔

انڈونیشیا کے سابق قادیانی مبلغ احمد پاریادی نے اپنے عربی خطاب میں انکشاف کیا کہ انہوں نے مرزا طاہر اور قادیانی مبلغین سے بارہا بات چیت کی اور مباہلہ بھی کیا لیکن ہمیشہ مباہلہ کے نتائج قادیانیوں کے خلاف نکلے اور مسلمانوں کے موقف کی تائید ہوئی اس لئے اس نے قادیانیت سے توبہ کرکے نبی آخر الزمان حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن رحمت و عافیت میں پناہ لی۔ پاکستان شریعت کونسل کے سیکریٹری جنرل مولانا زاہد الراشدی نے کہا کہ انسانی حقوق کا مطلب یہ نہیں کہ مسلمانوں کو اسلام پر عمل کرنے سے روکا جائے اور مسلمانوں کے شعائر اسلام کے استعمال کرنے کو حقوق اسلامی کے خلاف قرار دیا جائے۔ ہم دنیا بھر کی تمام تنظیموں کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ پاکستان یا کسی ملک میں قادیانیوں پر ظلم کا ایک ثبوت بھی پیش کردیں' قادیانیوں کو پاکستان میں ان کی آبادی کے مقابلے میں کئی گنا زیادہ حقوق حاصل ہیں وہ جھوٹ بول کر مغرب کو گمراہ کرنے اور سیاسی اور دنیاوی مفادات حاصل کررہے ہیں۔

جمعیت علماء برطانیہ کے نائب صدر مولانا عبدالرشید ربانی نے کہا کہ جمعیت علماء برطانیہ مسلمانان یورپ کی دینی رہنمائی کا عمل جاری رکھے گی اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے منکرین ختم نبوت کی سرگرمیوں کے خلاف قلمی اور علمی جہاد کے راستے میں ہر ممکن تعاون کرے گی۔

جمعیت علماء ہند کے امیر جانشین شیخ الاسلام حضرت مولانا سید محمد اسعد مدنی نے کہا کہ قیام پاکستان کے بعد منکرین ختم نبوت کا فتنہ ہندوستان سے پاکستان منتقل ہوگیا تھا لیکن ۷۴ء میں پاکستان میں غیر مسلم اقلیت قرار پانے کے بعد اس فتنہ نے یورپ' افریقی ممالک اور ہندوستان کے غریب صوبوں اور دیہاتوں کی طرف رخ کرلیا ہے اور عیسائی مشنری کی طرح منکرین ختم نبوت کا لالچ' فریب' ہسپتال' اسکولوں اور رفاہی کاموں کے ذریعے اسلام کے نام پر مسلمانوں کو دھوکہ دینے کی کوشش کررہے ہیں۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ ان ممالک پر خصوصی توجہ دیں اور ایک ایک گاؤں' ایک ایک شہر جاکر منکرین ختم نبوت کی سرگرمیوں سے مسلمانوں کو بچائیں۔ کہاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس اور کہاں مرزا غلام احمد قادیانی "چہ نسبت خاک را با عالم پاک" مسلمان کسی صورت میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں کسی جھوٹے نبی کو کسی بھی حیثیت سے برداشت نہیں کرسکتے۔ تمام تر دنیاوی مفادات' نوکریوں اور شادیوں کے لالچ کے باوجود مسلمانوں نے منکرین ختم نبوت اور جھوٹے مدعیان نبوت کی دعوت کو مسترد کرکے

اسلام کے دامن رحمت میں پناہ لی ہے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو غریب ممالک میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت کے لئے علماء کرام کے لئے تربیتی کورس کا آغاز کرنا چاہئے دارالعلوم دیوبند میں شعبہ ختم نبوت شروع کرکے ہندوستان میں اس سلسلے کا آغاز کردیا ہے۔

تحریک ختم نبوت کے مؤلف مولانا اللہ وسایا نے عقیدہ ختم نبوت کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ مسیلمہ کذاب کے خلاف جہاد کا آغاز کرکے خلیفہ اول سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جھوٹے مدعیان نبوت کے خلاف جہاد کی سنت جاری کردی الحمدللہ مرزا غلام احمد قادیانی کے خلاف جس جہاد کا آغاز حضرت علامہ انور شاہ کشمیری' امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے شروع کیا تھا اور محدث العصر حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوری' مولانا مفتی احمد الرحمٰن رحمہم اللہ نے جس کی پاکستان میں تکمیل کی آج اس مشن کو لے کر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قافلہ صدیق اکبرؓ کی شکل میں دنیا کے ایک ایک حصہ میں منکرین ختم نبوت کی سرگرمیوں کے سدباب کے لئے مصروف عمل ہے۔

سابق ڈپٹی اٹارنی جنرل نذیر احمد غازی ایڈووکیٹ نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ سب سے پہلے ماریشش کی عدالت نے آج سے ۸۰ سال قبل قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا اس کے بعد بھاولپور کی عدالت نے مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر مسلمان لڑکی سے مرزائی کی شادی کو منسوخ کیا اس کے بعد قومی اسمبلی نے ۷۴ء میں ترمیم کے ذریعے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ اس کے بعد پاکستان کی تمام عدالتوں نے اور جنوبی افریقہ کی عدالت نے قادیانیوں کو ملت اسلامیہ سے خارج کیا۔ آج قادیانی اپنے کفر کے مسئلہ کو مولویوں کا جھگڑا اور فرقہ واریت قرار دے کر لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کررہے ہیں لیکن مسلمان ان کے اس جھانسے میں نہیں آئیں گے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا محمد اکرم طوفانی نے کہا کہ مرزا طاہر نجس جھوٹ بک بک کر اپنی اکثریت ثابت کرنا چاہتا ہے۔ وہ نشاندہی کرکے یورپ میں ۹۱۰ اور پاکستان میں پانچ ہزار سے زائد مساجد کہاں ہیں؟ عیسائیوں کے ہزاروں گرجا گھر' یہودیوں کے عبادت خانے' ہندوؤں کے ہزاروں مندر جب اسلام کو نقصان نہیں پہنچاسکے تو منکرین ختم نبوت کے یہ داؤ مسلمانوں کو کیا نقصان پہنچائیں گے؟ الحمدللہ مسلمانوں کی لاکھوں مساجد سے روزانہ پانچ وقت اسلام کی حقانیت اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا اعلان ہوتا ہے اور مسلمانوں کے دینی مدارس اسلام کی شکل میں دین کی حفاظت کا فریضہ انجام دیتے رہیں گے۔

بنگلہ دیش ختم نبوت کے سیکریٹری جنرل مولانا نورالاسلام نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ بنگلہ دیش میں گزشتہ کچھ عرصہ سے چند قادیانیوں نے تبلیغی سرگرمیاں شروع کیں جنہیں الحمدللہ علماء بنگلہ دیش نے ناکام بنادیا۔ اس سلسلے میں نومبر میں بڑی ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد ہوگا ہوگا جس سے پاکستان' ہندوستان اور افریقہ کے علماء کرام خطاب کریں گے۔ کانفرنس کی دوسری نشست کی کارروائی جاری ↓

عیسائی یہودی قادیانیوں کے ذریعے مسلمانوں میں انتشار پیدا کرنے کی کوشش کررہے ہیں' امریکہ اور مغربی ممالک کی خوشنودی کے لئے مسلمان اپنے ایمان کو ترک نہیں کرسکتے' دہشت گردی کرواکر مغرب کے سامنے اسلام کی غلط تصویر پیش کی جارہی ہے' توہین رسالت قانون اور امتناع قادیانیت آرڈیننس کا بنیادی حقوق سے کوئی تعلق نہیں' بارھویں ختم نبوت کانفرنس کی دوسری نشست سے علماء کرام کا خطاب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام بارھویں ختم نبوت کانفرنس کی دوسری نشست سے خطاب کرتے ہوئے مہمان خصوصی شیخ طریقت حضرت سید نفیس حسین رقم خلیفہ مجاز حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوری' جمعیت علماء برطانیہ کے سیکریٹری جنرل مفتی محمد اسلم' شعبہ عربی کے چیئرمین قاری محمد اسماعیل' ممتاز اسکالر نواب کنور محمد سلیم' قمر بھٹی بیلجیم ختم نبوت کے امیر قاری عبدالحمید نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت' عیسائی یہودی قادیانیوں اور دیگر لادین قوتوں کے ذریعے مسلمانوں میں انتشار پیدا کرنے اور مسلمانوں کی قوت کو ختم کرنے کے لئے سرگرم عمل ہیں اور امریکہ' برطانیہ' جرمنی اور دیگر ممالک مکمل طور پر قادیانیوں کی پشت پناہی کررہے ہیں۔ جب تک انگریزوں کی حکومت برصغیر پر قائم تھی تو مرزا قادیانی کے بقول انگریز حکومت اس کی سرپرستی کرتی رہی اور خود مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے آپ کو انگریز حکومت کا خود کاشتہ پودا قرار دیا۔ آج عیسیٰ علیہ السلام' موسیٰ علیہ السلام کی توہین کے باوجود امریکہ اور مغرب قادیانیوں کی مکمل حمایت کررہے ہیں۔ گزشتہ دور میں امریکہ نے پاکستان کو تحریری طور پر کہا کہ وہ قادیانیوں کو غیر

مسلم اقلیت قرار دینے والی ترمیم واپس لے کر قادیانیوں کے ساتھ مسلمانوں والا معاملہ کریں۔ علماء کرام نے واضح کیا کہ موجودہ دور میں مغرب نے مذہب کی حیثیت ختم کردی ہے اور اب ان کے پاس فیصلہ کرنے کے لئے عوام کی اکثریت اور عدلیہ کی رائے ہے۔ پاکستان کی پارلیمنٹ نے کئی دن کی بحث و مباحثہ اور تاریخ پارلیمنٹ میں پہلی مرتبہ جرح کے ذریعے قادیانیوں سے متعلق فیصلہ کیا۔ مرزا ناصر پر ۱۳دن جرح ہوئی۔ اس کے بعد پارلیمنٹ نے فیصلہ کیا۔ تمام عدالتوں نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا اس کے باوجود مغرب بلاوجہ دباؤ ڈال رہا ہے کہ قادیانیوں کو مسلمان قرار دیا جائے۔ مغرب کا یہ اجراء معیار سمجھ سے بالاتر ہے۔ اس طرح امریکہ مسلمانوں کو اعتقادات ختم کرنے اور اسلامی کلچر چھوڑ کر مغرب کا کلچر اپنانے کی دعوت دے رہا ہے اور امداد کو ان شرائط کے ساتھ معلق کررہا ہے ہم واضح کردینا چاہتے ہیں کہ مسلمان کسی صورت میں اپنے مذہب' اپنے ایمان' اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑنے کے لئے کسی صورت میں تیار نہیں۔ آج دہشت گردی کرواکر مسلمانوں کو بدنام کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ مسلمانوں کے جہاد کو دہشت گردی سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ یورپ اور امریکہ اگر لڑائی کریں تو وہ ملک اور قانون کے تحفظ کے لئے جنگ لڑتے ہیں اور اگر مسلمان اپنے دین کی حفاظت اور اپنے ایمان کی بقا کے لئے قربانی دیں تو وہ دہشت گرد ہیں۔ الجزائر میں مسلمانوں کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا۔ کب تک مسلمانوں کو اس طرح دبایا جائے گا؟ مسلمانوں کے اعتقادات پر حملہ کرکے ان کو انقلاب کی طرف دھکیلا جاتا ہے اور جب وہ مجبور ہوکر اپنے تحفظ کے لئے میدان میں اترتے ہیں تو ان کو دہشت گرد قرار دے کر ان کے خلاف بائیکاٹ کی دھمکی دی جاتی ہے۔ مسلمان دہشت گردی کو برا سمجھتے ہیں اور کسی صورت میں ایک دوسرے کے قتل کو روا نہیں سمجھتے اس لئے ہم اپنے نوجوانوں کو امن کی تلقین کرتے ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی سو سالہ کارکردگی اس بات پر شاہد ہے کہ کبھی بھی ان کے علماء کرام نے دہشت گردی کی دعوت نہیں دی۔ بارہ سال سے یورپ میں کانفرنسیں منعقد کی جارہی ہیں۔ کبھی بھی قادیانیوں کو مارنے کی دعوت نہیں دی اس کے باوجود عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے خلاف' پاکستان کے خلاف جھوٹا پروپیگنڈہ جاری ہے۔ اس کا جواب دینے تک کی اجازت نہیں قادیانیوں کو بنیادی حقوق کے نام پر مراعات اور امداد دی جارہی ہیں۔ کینیڈا میں ایک عیسائی ادارہ قائم ہوا ہے جو لاکھوں ملین ڈالر خرچ کرکے مسلمانوں کو دین سے گمراہ کرنے کی کوشش کررہا ہے۔ بنگلہ دیش میں پچاس ہزار عیسائی مشنریاں کام کررہی ہیں ہندوستان کے ایک ایک گاؤں میں کئی کئی قادیانی مبلغ اپنی ارتدادی سرگرمیوں میں مصروف ہیں' یورپ کے شہروں میں اسی طرح مسلمانوں کے خلاف کام جاری ہے۔ جرمن میں شکایات کرکے مسلمان علماء کرام کو ملک بدر کرانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ یہی صورت حال برطانیہ کی بھی ہے' اس کے پیش نظر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے فیصلہ کیا ہے کہ بیلجیئم' جرمنی' یورپ کے دیگر شہروں اور بنگلہ دیش' ہندوستان میں ختم نبوت کانفرنسوں کا انعقاد کیا جائے۔ بیلجیئم کی کانفرنس کا اہتمام قاری عبدالحمید اور بنگلہ دیش کی کانفرنس کا اہتمام مولانا نورالاسلام اور انڈیا میں ختم نبوت کانفرنس جمعیت علماء ہند کی زیر نگرانی منعقد ہوگی۔

جرمنی' بیلجیئم' یورپ' بنگلہ دیش اور ہندوستان میں ختم نبوت کانفرنسوں کے انعقاد کا فیصلہ

کانفرنس میں مولانا عبیدالرحمٰن' مولانا محمد حسین' مفتی مقبول احمد' مولانا امداداللہ قاسمی مسجد حمزہ' حاجی صادق' مولانا حافظ محمد اکرم' حاجی محمد معصوم' حاجی حسن شاہ' احمد واعظ' مولانا علی بھائی' مفتی محمد ابراہیم راجہ' مولانا محمد کمال' مولانا محمد سلیم' مولانا عبدالباری' قاری محمد ابراہیم بھبودی' حافظ محمد ازہر' حاجی محمد معصوم' قاری قمرالزمان' مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی' مولانا عزیزالرحمٰن توحیدی' مولانا محمد خورشید' قاری محمد طیب نقشبندی' قاری محمد عمر خطاب' مولانا محمد طیب لدھیانوی' مولانا سعید احمد جلالپوری' قاری عبدالمالک' مولانا اقبال اللہ' مولانا محمد فاروق ملا' مولانا بہاؤالدین' صوفی اللہ دتہ' مولانا منظور احمد الحسینی' مولانا محمد ایوب مدنی' مولانا محمد اسماعیل راجہ' مولانا محمد عمران جہانگیری' قاری عبدالرشید رحمانی' مولانا ضیاء الحق' مولانا محمد ارشد' سید عسقلان شاہ صاحب' حاجی محمود الرحمٰن' قاری محمد شریف' مولانا عزیز الحق' عزت خان' مولانا عزیزالرحمٰن' محمد انور رانا' محمد اسلم زاہد' مولانا محمد اسد فیض علی شاہ' مولانا محمد عیسٰی منصوری' مفتی محمد اسماعیل' محمد نعمان' قاری غلام نبی' مولانا غلام احمد' مولانا ریاض الحق' مفتی محمد سہیل' عمران زکی' مولانا عبدالرحمٰن' منصور بھائی' مفتی محمد فاروق اور دیگر علماء کرام نے شرکت کی۔ دونوں نشستوں میں محمد شعیب نے ہدیہ نعت پیش کیا۔

○

عقیدۂ ختم نبوت

جنگ پینل.........افتخار قیصر،
مفتی محمد جمیل خان

جنگ پینل لندن......شرکاء مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا محمد یوسف لدھیانوی، مولانا محمد اکرم طوفانی

افتخار قیصر........ جنگ لندن میں آپ کی تشریف آوری پر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے علماء کرام کو خوش آمدید کہتا ہوں اور ادارہ جنگ کی جانب سے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ تشریف لائے اور قیمتی معلومات قارئین تک پہنچائیں۔ اس فورم میں آپ سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات کے علاوہ برطانیہ میں مسلمانوں کے پیش آمدہ بعض مسائل کے سلسلے میں بھی گفتگو رہے گی۔ میں درخواست کروں گا مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری صاحب ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے کہ وہ یورپ اور انگلینڈ کے حوالے سے مجلس کی خدمات پر روشنی ڈالیں اور اس ملک میں اس موضوع پر کام کی کیوں ضرورت محسوس ہوئی اس کے بارے میں ہمارے قارئین کو آگاہ کریں۔

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری......... میں سب سے پہلے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مشن کے حوالے سے کچھ گفتگو کروں گا اور اس کے بعد یورپ میں کام کے حوالے سے بات چیت ہوگی۔ مسلمانوں کا یہ بنیادی عقیدہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی تھے آپ پر سلسلہ نبوت جس کا آغاز ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام سے ہوا تھا، ختم کردیا گیا۔ قرآن کریم میں واضح اعلان کردیا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دروازہ بند کردیا گیا اب قیامت تک آنے والی نسل انسانی اور نسل جنات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہوں گے ان افراد میں سے کسی شخص کو نبوت کے درجے پر فائز نہیں کیا جائے گا۔ ختم نبوت کے اس عقیدہ کی بنیاد پر ہی امت کو بعض خصوصیات اور اعزازات عطا کیے گئے قیامت تک نبی نہ آنے کے بارے میں اتنی زیادہ تاکید کی گئی کہ کسی اور حکم کے بارے میں اتنی زیادہ تاکید نہیں کی گئی۔ ایک حدیث شریف میں یہاں تک فرمادیا گیا کہ اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی آج کے دور میں زندہ ہوتے تو انکو بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنی پڑتی۔ گویا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے بعد امکان نبوت ہی ختم ہوگیا۔ اس عقیدہ کو قرآن مجید کے پارہ ۲۲ میں صاف فرمادیا گیا "محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔"

مفتی اعظم پاکستان مولانا محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "ختم نبوت کامل" میں قرآن کریم کی کئی آیتیں اور ایک سو سے زائد احادیث نبویہ جس میں کئی متواتر ہیں نقل کرتے ہوئے اس کی وضاحت کی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کی نبوت کا امکان تک نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ فقہ کے سب سے بڑے امام، امام اعظم اما ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس بات کی تصریح کی ہے کہ کوئی شخص اگر جھوٹا دعویٰ نبوت کرے اور دوسرا شخص اس سے اس کی نبوت کے بارے میں دلیل طلب کرے تو یہ دلیل طلب کرنے والا شخص دائرہ اسلام سے خارج ہوگیا۔ کیونکہ اس نے جھوٹے مدعی نبوت سے دلیل طلب کرکے یہ عقیدہ رکھا کہ نعوذباللہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت آنے کا امکان ہے حالانکہ قرآن مجید نے اس امکان کو بھی رد کردیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری زمانہ میں ایک شخص نے جھوٹا نبوت کا دعویٰ کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مدعی نبوت کے قتل کا حکم صادر فرمایا اور آپ کی حیات مبارکہ میں اس کا قلع و قمع کردیا گیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جب خلیفہ اول سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مقرر ہوئے تو جہاں ان کو ارتداد مانعین زکوٰۃ کے فتنے درپیش ہوئے وہیں مسیلمہ کذاب اور سجاح نامی عورت جیسے جھوٹے مدعیان نبوت سے بھی واسطہ پڑا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے واضح طور پر اعلان کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر ڈاکو حملہ آور ہوئے ہیں اس لئے فوری طور پر اس کے خلاف جہاد میں شرکت کے لئے نام لکھوائیں۔ اس عقیدہ کی اہمیت کا آپ اس سے اندازہ لگائیں کہ اس وقت حضرت اسامہؓ کا لشکر مصروف جہاد تھا زیادہ تر نوجوان اس میں شریک تھے کیونکہ اس لشکر کو خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ترتیب دیا

تھا۔ ارتدادی فتنہ اور مانعین زکوۃ کے فتنہ کی سرکوبی کے لئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے باقی ماندہ صحت مند افراد کو روانہ کردیا تھا۔ مدینہ منورہ میں زیادہ تر بدری صحابہ کرام' علماء کرام' محدثین' قراء حضرات' رضی اللہ عنھم موجود تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مسیلمہ کذاب کے خلاف اعلان جہاد سے کسی ایک صحابی نے بھی اختلاف رائے نہیں کیا اور تمام محدثین اور قراء اور بدری صحابہ کرام رضی اللہ عنھم تیار ہوگئے۔ گھمسان کا معرکہ ہوا۔ آپ کو یہ سن کر حیرت ہوگی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں ۲۳ غزوات اور کئی سرایا ہوئے ان میں بہت بڑے بڑے غزوات شامل ہیں لیکن ان میں شہید ہونے والوں کی تعداد تین سو کے قریب ہے جبکہ صرف مسیلمہ کذاب سے ہونے والے جہاد میں ۷۰۰ سے زائد محدثین اور قراء حضرات شہید ہوئے۔ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کے خلاف جہاد کرکے امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے یہ سنت جاری کردی کہ جب بھی اسلامی حکومت میں کوئی شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں کسی قسم کا دعویٰ نبوت کرے اس کے خلاف اعلان جنگ کیا جائے۔ اس سنت کے مطابق ہم برصغیر پاک و ہند کے مسیلمہ کذاب کا جائزہ لیتے ہیں۔ انگریزی دور حکومت میں ایک طرف پادریوں کے غول کے غول ہندوستان کے مسلمانوں کو عیسائی بنانے کے لئے میدان عمل میں اتر پڑے جگہ جگہ جلسے کرکے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ اور اسلام کے بارے میں شکوک و شبہات کے لئے تقریریں کی جاتیں۔ علماء کرام کو مناظروں کا چیلنج دیا جاتا' اسلام کو ایک فرسودہ مذہب قرار دیا جاتا' ان حالات میں علماء حق نے مولانا رحمت اللہ کیرانوی بانی مدرسہ صولتیہ مکہ مکرم کی قیادت میں عیسائیت کے خلاف تقریری جہاد شروع کیا۔ بڑے بڑے مناظرے ہوئے اور پادریوں کو میدان چھوڑ کر بھاگنا پڑا۔ دوسری طرف علماء حق نے انگریزوں کے خلاف عملی جہاد بھی شروع کیا اور حاجی امداداللہ مہاجر مکیؒ' مولانا رشید احمد گنگوہیؒ' مولانا محمد قاسم نانوتویؒ' حافظ ضامن شہیدؒ شامل ہیں باقاعدہ انگریزوں سے جنگ لڑی۔ اگرچہ اس جنگ میں مسلمانوں کو فتح نصیب نہیں ہوئی لیکن انگریزوں کے خلاف تحریک آزادی کی بنیاد پڑ گئی اس جنگ میں شکست کے بعد علماء کرام نے مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت کے لئے تعلیمی میدان میں انقلابی کام شروع کیا اور دارالعلوم دیوبند' دارالعلوم سہارنپور اور پورے ملک میں مکاتب قرآن کے ذریعے دین کی اشاعت شروع کر دی۔ اس دوران انگریزوں نے محسوس کیا کہ مسلمانوں کے دلوں سے جذبہ جہاد کو ختم کئے بغیر اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی وابستگی اور عقیدت کو مٹائے بغیر مسلمانوں کو کسی صورت میں مذہب سے دور نہیں کیا جاسکتا۔ اس لئے انھوں نے مرزا غلام احمد قادیانی نامی شخص کا انتخاب کیا اور مختلف مناظروں کے ذریعے اس کی شخصیت کو ابھارا۔ اس طرح مرزا غلام احمد قادیانی مناظر اسلام کی حیثیت سے مشہور ہوا۔ بعد ازاں مرزا غلام احمد قادیانی نے ایک جماعت تشکیل دی اور ان سے بیعت لی پھر اس نے مجدد' مہدی' مسیح موعود کا دعویٰ کیا بعد ازاں اس نے اپنے آپ کو نبی کی حیثیت سے پیش کیا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا انکار کیا بلکہ بعض جگہ کہا گیا ہے کہ نعوذ باللہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کام کو ادھورا چھوڑا تھا اس کی تکمیل میں کرنے آیا ہوں ان حالات میں علمائے کرام کے پاس کوئی چارہ نہیں تھا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے ان عقائد کو مسلمانوں کے سامنے واضح کریں سب سے پہلے علمائے لدھیانہ نے مرزا غلام احمد قادیانی پر ان عقائد کی بناء پر دائرہ اسلام سے خارج ہونے کا فتویٰ جاری کیا۔ بعد ازاں تمام ہندوستان کے علمائے کرام نے ان کے کفریہ عقائد کی بنا پر ان کو کافر قرار دیا۔ محدث العصر حضرت علامہ انور شاہ کاشمیریؒ نے اپنے تمام شاگرد و علمائے کرام کو عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت سے آگاہ کرتے ہوئے ان کو حکم دیا کہ وہ امیر شریعت سید عطاءاللہ شاہ بخاریؒ کے ہاتھ پر اپنی زندگیاں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے وقف کرنے کی بیعت کریں۔ تمام علمائے کرام نے بیعت کی اور سید عطاءاللہ شاہ بخاریؒ کو امیر شریعت مقرر کیا گیا۔ ادھر حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکیؒ نے شیخ طریقت پیر مہر علی شاہ گولڑ شریف کو مکہ مکرمہ میں حکم دیا کہ تم پاکستان واپس جاؤ اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کام کرو۔ اس طرح حضرت ابوبکر صدیقؓ کی سنت کے مطابق مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت کے حقائق سے مسلمانوں کو آگاہ کرنے اور مسلمانوں کو مرتد ہونے سے بچانے کے لئے شہر شہر گاؤں گاؤں کام شروع ہوا۔ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی جماعت کو چونکہ انگریزوں کی سرپرستی حاصل تھی اس لئے مولانا سید عطاءاللہ شاہ بخاریؒ کے ساتھ کام کرنے والوں کے خلاف انگریز حکومت میدان عمل میں آگئی اور ان کے جلسوں اور تقریروں پر پابندی عائد کردی گئی۔ قادیان میں ان کا داخلہ بند کردیا گیا۔ امیر شریعت سید عطاءاللہ شاہ بخاریؒ نے ابتدا ہی میں اپنے ساتھیوں کو ہدایت کی کہ اپنی تحریک کو پر امن رکھیں اس کے باوجود مولانا سید عطاءاللہ شاہ بخاریؒ اور آپ کے ساتھیوں پر مقدمات اور جیل جانے کا سلسلہ شروع ہوگیا قادیانی وزیر خارجہ سر ظفراللہ اور حکومت میں انگریزوں کے

کاسہ لیس ہونے کی وجہ سے اس مسئلہ کو فرقہ وارانہ قرار دے کر علمائے کرام کے خلاف ہی کاروائی کی گئی۔ ۱۹۵۳ء میں قادیانیوں کی طرف سے پاکستان یا بلوچستان کو قادیانی اسٹیٹ بنانے کی کوشش ہوئی تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اس کا دفاع کیا اور پورے ملک میں جلسے اور جلوسوں کے ذریعہ احتجاج کیا گیا لیکن حکومت نے تشدد کا راستہ اختیار کیا۔ لاہور میں مارشل لا لگادیا گیا' ہزاروں افراد شہید ہوگئے' ایک لاکھ سے زائد افراد جیلوں میں ٹھونس دیئے گئے' ستم ظریفی ملاحظہ فرمائیے کہ فوری عدالتوں کے ذریعہ سزائیں سنا کر جیلوں میں ڈال دیا گیا۔ ان حالات میں بھی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنے کام کا تسلسل جاری رکھا اور ایک ایک کارکن کی پیروی کی۔ بہرحال حالات اسی ڈگر پر چلتے رہے اور قادیانی جماعت' اسلامی مملکت میں مسلمانوں کی آنکھوں کے سامنے مسلمانوں کے گمراہ کرنے کی تبلیغ کرتے رہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عقیدہ ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالتے رہے۔ ربوہ شہر کو قادیانی سٹیٹ بنادیا گیا یہاں تک کہ ۲۸ فروری ۱۹۷۴ء کو ربوہ اسٹیشن پر نشتر کالج کے طلبہ کو ختم نبوت زندہ باد کے نعرے لگانے کے جرم میں زدو کوب کرکے موت کے قریب پہنچا دیا اس کی اطلاع فیصل آباد اسٹیشن پر پہنچی تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں مولانا تاج محمودؒ' مفتی زین العابدینؒ اور فیصل آباد شہر کے علمائے کرام جمع ہوگئے۔ اس کے بعد قادیانیوں کی اس ظلم و بربریت کے خلاف پورے ملک میں احتجاج شروع ہوا اور اس کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ کی زیر قیادت تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء کا آغاز ہوا اس میں تمام مذہبی اور سیاسی جماعتوں نے شرکت کی۔ مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ' مولانا شاہ احمد نورانی' پروفیسر غفور احمد' مولانا غلام غوث ہزارویؒ' نوابزادہ نصراللہ خان' مولانا عبدالستار خان نیازی' مولانا معین الدین لکھنوی' علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ' مولانا عبدالحق اکوڑہ خٹک' محمد اشرف خان' خان عبدالولی خان' مولانا عبدالمصطفیٰ ازہری' مولانا عبدالحکیم' مولانا خواجہ خان محمد صاحب مفتی احمد الرحمٰن' سردار شیرباز مزاری' مولانا محمد شریف جالندھریؒ اور دیگر مذہبی و سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں نے اس تحریک میں بھرپور حصہ لیا۔ حزب اختلاف کے تمام ممبران کی طرف سے شاہ احمد نورانی نے ایک بل پیش کیا۔ حکومت کی طرف سے وزیر قانون عبدالحفیظ پیرزادہ نے بل پیش کیا۔ وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو مرحوم نے قومی اسمبلی کو خصوصی کمیٹی کا درجہ دیا' قادیانی جماعت کے دونوں گروہوں' قادیانی اور لاہوری کے سربراہوں مرزا ناصر احمد' مرزا صدرالدین کے بیانات ہوئے' مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ نے ان پر جرح کی "ملت اسلامیہ کے موقف" نام سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا تفصیلی موقف پیش کیا گیا۔ آخر کار ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو ایک آئینی ترمیم کے ذریعے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ آئینی ترمیم کے بعد کوئی قانون سازی نہیں کی گئی۔ ۱۹۸۲ء میں مولانا خواجہ خان محمد کندیاں شریف' مولانا مفتی احمد الرحمٰن' مولانا محمد یوسف لدھیانوی کی قیادت میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے جنرل ضیاء الحق کے مارشل لاء دور میں قادیانیت سے متعلق قانون سازی کے لئے تحریک چلائی۔ اپریل ۸۴ء میں راجہ ظفر الحق کی کاوشوں سے جنرل ضیاء الحق مرحوم نے امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری کیا آرڈیننس جاری ہوتے ہی قادیانی جماعت کے موجودہ سربراہ مرزا طاہر پاکستان سے فرار ہوکر لندن پہنچ گئے کیونکہ اس آرڈیننس کے تحت ان پر بیشمار مقدمات قائم ہوسکتے تھے۔ بعض قتل کے مقدمات تک میں یہ ملوث تھے اس صورتحال کے پیش نظر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے لندن میں اپنا مرکز قائم کیا اور گزشتہ ۱۵ سال سے یورپ کے مسلمانوں کو عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور جھوٹے مدعی نبوت کے پیروکاروں کی سرگرمیوں سے آگاہ کررہے ہیں۔ گزشتہ ۱۰۰ سال سے ہماری تحریک پرامن ہے' قادیانیوں نے مسلمانوں کے خلاف اور علماء کرام کے خلاف مقدمات قائم کرائے اور ان کو جیلوں میں ٹھونسوایا۔ قاتلانہ حملے کرائے اور اس کے باوجود وہ پوری دنیا میں اپنے آپ کو مظلوم ظاہر کرتے ہیں اور اسلام اور پاکستان کے خلاف مذموم پروپیگنڈہ کرتے ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا قصور اتنا ہے کہ وہ اس بات کی مدعی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی طور پر بھی کسی قسم کے نبی آنے کی گنجائش نہیں اور اس عقیدہ کے خلاف جو بھی ہوگا مسلمان اس کو کسی طور پر تسلیم نہیں کریں گے۔

مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب ہمارا اگلا سوال آپ سے ہوگا۔ قادیانی جب اپنے آپ کو مسلمان کہلانے یا کہنے پر مصر ہیں تو آپ ان کو کافر قرار دینے پر کیوں تلے ہوئے ہیں؟

مولانا محمد یوسف لدھیانوی........ ایمان اور اسلام دراصل کچھ عقائد اور کچھ احکام کا نام ہے۔ یہ کوئی انسان کا بنایا ہوا مذہب نہیں کہ جیسا عقل میں آیا کرلیا یا جس چیز کی ضرورت محسوس کی اس کے مطابق مذہب کو موڑ لیا۔ اسلام نام ہے اس دین کا جو اللہ تعالیٰ نے حضور آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ مسلمانوں کی ہدایت کے لئے قیامت تک کے لئے بھیجا ہے۔ اس کے کچھ احکام اصولی ہیں اور کچھ فروعی۔ اصولی احکام اور عقائد میں کسی طور پر بھی تبدیلی نہیں کی جاسکتی۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ کی وحدانیت' حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت' نماز' روزہ' زکوٰۃ' حج وغیرہ ایسے

احکام ہیں جس کے ایک حکم میں تبدیلی کرنے سے ایمان اور اسلام سلامت نہیں رہتا۔ کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی توحید میں ایک شخص کو شریک کرے یا ہزاروں کو' وہ مشرک کہلائے گا۔ کوئی شخص نماز کا انکار کرے یا نماز کی تعداد کا' وہ شخص مسلمان نہیں رہ سکتا اگرچہ مذہب کی تمام باتوں کو تسلیم کرتا ہو۔ یہی صورتحال حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے بارے میں ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا انکار' حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی کی حیثیت سے نہ ماننا سب کفریہ عقائد ہیں۔

اس تناظر میں ہم مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوؤں کو پرکھتے ہیں تو خود بخود ان کے بارے میں فیصلہ ہو جاتا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی مبلغ اسلام' مناظر اسلام کی حیثیت سے دنیا کے سامنے پیش ہوئے۔ علماء کرام نے کچھ تعارض نہیں کیا بلکہ بعض علماء کرام ان کے طریقہ کار سے اختلاف کے باوجود ان کے ساتھ شریک رہے۔ مناظر اسلام سے مجدد کی طرف انہوں نے پرواز کی' علماء کرام نے ان کے اس دعویٰ کی تردید کی لیکن کفر کا فتویٰ جاری نہیں کیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے ایک چھلانگ اور لگائی اور مجدد سے مہدی بنے۔ علماء کرام کے پاس اب اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں تھا کہ وہ اس کے اس باطل عقیدے کے سامنے بند باندھتے۔ علماء لدھیانہ سے لے کر علماء دیوبند تک ان کے اس عقیدہ کو کفریہ قرار دیا گیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی مہدی سے مسیح موعود بنے اور آخر کار بلندی کی طرف پرواز کرتے ہوئے نبوت کے منصب پر فائز ہوگئے۔ قرآن مجید کی وہ تمام آیات جن میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ ہے ان آیات کو اپنے بارے میں قرار دیا۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک ایک ایک نبی کی توہین کی' ازواج مطہرات' اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کے لئے توہین آمیز جملے تحریر کئے۔ واضح طور پر کہا کہ مجھ پر وحی آتی ہے اپنی اطاعت کو لوگوں پر لازمی قرار دیا اپنے اوپر ایمان نہ لانے والوں کو کافر' خنزیر کی اولاد اور بدکاروں کی اولاد کہا۔ انگریز حکومت کی وفاداری کو حکم الٰہی قرار دیا انگریز حکومت کو اللہ کا سایہ قرار دیا' جہاد کو حرام قرار دیتے ہوئے کہا "چھوڑ دو اے دوستو اب جہاد کا خیال۔" قادیان کو مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ سے افضل قرار دیا' قادیان میں ایک مینارہ تعمیر کرا کر کہا کہ اس مینارہ کے ذریعہ میرا (مسیح موعود کا) نزول ہوا۔ ان تمام عقائد کی بنیاد پر پاکستان کی قومی اسمبلی نے آئینی ترمیم کے ذریعے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا آج سے ۶۰ سال قبل ۱۹۲۸ء میں ماریشش کی ایک عدالت نے سب سے پہلے فیصلہ دیا کہ قادیانیوں کو اسلام سے کوئی تعلق نہیں یہ کوئی الگ مذہب ہے۔

قیام پاکستان سے قبل بہاولپور کی عدالت نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دے کر قادیانی لڑکے اور مسلمان لڑکی کے نکاح کو منسوخ کیا۔ آئینی ترمیم کے بعد ہائیکورٹ' سپریم کورٹ نے قادیانیوں کے عقائد کی بنیاد پر فیصلہ دیا کہ قادیانیوں اور مسلمانوں کے عقائد مختلف ہیں اس لئے قادیانی مذہب الگ مذہب ہے اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے مکہ مکرمہ میں رابطہ عالم اسلامی کے تحت ۴۵ اسلامی ممالک کے علماء کرام نے متفقہ طور پر فتویٰ دیا کہ قادیانیوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ تمام ائمہ حرمین شریفین قادیانی جماعت کے کفر کا اعلان کرتے ہیں۔ عالم دنیا کے ایک ارب ۲۰ کروڑ سے زائد مسلمان قادیانیوں کو مسلمانوں سے الگ قرار دیتے ہیں۔ خود قادیانی جماعت کا سربراہ جھوٹا مدعی نبوت اعلان کرتا ہے کہ مجھے تسلیم نہ کرنے والا ہم میں سے نہیں۔ اس کے باوجود کیسے یہ تسلیم کرلیا جائے کہ قادیانی جماعت مسلمان ہے اور علماء کرام زبردستی ان کو کافر بنانے پر تلے ہوئے ہیں اور دراصل موجودہ سربراہ نے اپنی حکمت عملی تبدیل کرلی ہے وہ سادہ لوح مسلمانوں کو اسلام کے نام پر دھوکہ دے کر قادیانی بنانے کی مہم چلائے ہوئے ہیں اگر ان کو اپنے دین پر یقین ہے وہ اس کو سچا سمجھتے ہیں تو پھر اپنے اوپر اسلام کا لبادہ کیوں اوڑھتے ہیں؟ دنیا کو دھوکہ کیوں دیتے ہیں؟ واضح اعلان کریں کہ ہم قادیانی ہیں' ہمارا اپنے پیغمبر پر ایمان ہے' اس کی عبادتوں کو کیوں چھپاتے ہیں؟ الحمدللہ ہم مسلمان ہیں' حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم **اجمعین** کے ایک ایک لفظ کو دنیا کے سامنے واضح پیش کرتے ہیں اپنے اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں' کوئی لبادہ اوڑھ کر دنیا کو دھوکہ نہیں دیتے۔ مرزا طاہر اس طرح میدان میں آئیں خود بخود ان کو اپنی حقیقت معلوم ہو جائے گی۔

افتخار قیصر........ اس بارے میں آپ کیا فرمائیں گے کہ قادیانی دنیا بھر میں یہ پروپیگنڈہ کررہے ہیں کہ پاکستان میں ان پر مظالم کئے جاتے ہیں' ان کو زندہ رہنے نہیں دیا جاتا' ان کے حقوق غصب کئے گئے ہیں۔ کیا یہ حقیقت ہے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تشدد کے ذریعے قادیانیوں کو ختم کرنا چاہتی ہے؟

مولانا محمد اکرم طوفانی.......... قادیانی جماعت کے سربراہ کے تمام الزامات اسی طرح جھوٹے ہیں جس طرح ان کے سربراہ مرزا غلام احمد قادیانی کے مختلف دعوے جھوٹے ہیں۔ جب سے قادیانیت کا آغاز ہوا ہے تشدد اور ظلم کا راستہ قادیانی جماعت نے اختیار کیا ہے اور اب تک وہ اپنے اسی طریقے پر گامزن ہے۔ انگریز حکومت کو جھوٹی شکایتیں پہنچا کر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں کے خلاف مقدمات قائم کرائے گئے' ان کو جھوٹے گواہوں کے ذریعے سزائیں دلوائی گئیں' قیام پاکستان کے بعد سر ظفر

اللہ قادیانی وزیر خارجہ کے ذریعے مسلمانان پاکستان کے جذبات مجروح کئے گئے پاکستانی سفارتخانوں کو قادیانیوں کے تبلیغی مراکز بنادیئے گئے اس وقت کے قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا بشیر الدین محمود نے اعلان کیا کہ اب وقت آگیا ہے کہ قادیانیوں کے مخالفین ملاؤں سے انتقام لیا جائے۔ ان میں ملا عطاء اللہ' ملا احتشام الحق' ملا مودودی' عبدالحامد بدایونی' سرفہرست ہیں۔ قادیانیوں نے ربوہ شہر کو اپنی ذاتی اسٹیٹ بنا کر رکھا ہوا تھا کسی مسلمان کو اس میں جانے کی اجازت نہیں تھی۔ پاکستان میں چھوٹی جگہوں پر جہاں قادیانیوں کے چوہدری وغیرہ کی اجارہ داری ہے اس جگہ مسلمان ہاری تک کو رہنے کی اجازت نہیں۔ اب بھی سرگودھا کے قریب ایسے گاؤں ہیں جہاں مسلمان اپنے مذہب کی تبلیغ کریں تو ان کو اذیت کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ ہمارے مرکزی مبلغ مولانا محمد علی جالندھری رحمتہ اللہ علیہ ایک گاؤں تشریف لے گئے تو ایس ایچ او نے تحفظ دینے سے انکار کردیا اور کہا کہ مبلغ قادیانیوں کے سامنے میری نفری کم ہے اس لئے آپ یہاں تقریر نہ کریں۔ سینکڑوں ایسے واقعات ہیں کہ قادیانیوں نے مسلمانوں کی گھروں کو جلایا' گزشتہ ماہ قادیانیوں نے مسلمانوں کے گھروں پر حملہ کیا اب بھی ربوہ میں ایسی جگہیں ہیں جہاں مسلمان رہائش اختیار نہیں کرسکتے۔ اس کے برعکس پاکستان میں قادیانیوں کو ہر جگہ رہنے کی اجازت ہے۔ تمام بڑے بڑے کاروباری اداروں پر وہ قابض ہیں' ملک کے مقتدر عہدوں پر ان کے بندے فائز ہیں' باوجود اس کے کہ وہ پاکستان کے آئین کو تسلیم نہیں کرتے اس کے مطابق مردم شماری میں نام درج نہیں کراتے' اسمبلی کی آئینی ترمیم کو تسلیم نہیں کرتے' پاکستان کی تباہی کے لئے دعاؤں میں مصروف ہیں پھر بھی ان کو ہر قسم کے حقوق دیئے گئے ہیں۔ اقلیتی فرقے کی طرح نہیں' حکمران فرقے کی طرح ان کو حقوق دیئے گئیں اس کے باوجود پاکستان اور مسلمانوں کے خلاف ان کا پروپیگنڈہ جاری ہے ہر جگہ پاکستان کو بدنام کرتے ہیں' جھوٹے الزامات عائد کرکے سیاسی پناہ حاصل کرتے ہیں' جعلی ظلم کی کارروائیاں کرکے جعلی فلمیں بناتے ہیں۔ ایک واقعہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے اس طرح منسوب نہیں کیا جاسکتا کہ مجلس کے کسی مبلغ نے ان پر مظالم کی ہدایات جاری کی ہوں' اگر تشدد کا راستہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اختیار کرتی تو امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ کے جلسوں میں لاکھوں افراد ہوتے تھے' چنیوٹ کی کانفرنس میں لاکھوں افراد ہوتے اگر آپ مجمع کو حکم دیتے تو ایک منٹ میں لاکھوں افراد قادیان اور ربوہ میں قادیانیت کو تہس نہس کردیتے لیکن ہم رحمتہ للعالمین کے پیروکار ہیں رحمت اور محبت سے اپنے مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت کرتے ہیں اور ان کو قادیانیت کے ارتدادی فتنہ سے بچاتے ہیں۔

افتخار قیصر......... اس وقت دنیا میں ذرائع ابلاغ نے جس طرح ترقی کی ہے اور انٹرنیٹ میں جس طرح گھر بیٹھے دنیا بھر کو معلومات فراہم کی جارہی ہیں اس سلسلے میں قادیانی جماعت نے انٹرنیٹ میں اسلام کے نام سے پروگرام شروع کئے ہیں اسی طرح ٹی وی چینل کے ذریعہ قادیانیت کی تبلیغ کی جاری ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اس سلسلے میں کیا کام کیا؟

مولانا عزیز الرحمان جالندھری......... جہاں تک ٹی وی کا تعلق ہے آپ کے علم میں ہے کہ پاکستان کے علماء کرام نے ٹی وی کو ابھی جائز قرار نہیں دیا اس بناء پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے براہ راست ٹی وی کے پروگرام خود شروع نہیں کئے البتہ سعودی عرب' مصر اور پاکستان کے ٹی وی اسلام کے حوالے سے بہت پروگرام نشر کرتے ہیں جس سے مسلمانوں کی دینی تربیت ہوتی ہے باقی رہا مرزا طاہر کا یہ کہنا کہ ٹی وی کے ذریعے پوری دنیا میں قادیانیت کی تبلیغ اس بات کی مظہر ہے کہ قادیانیت حق پر ہے۔ یہ بالکل بودی دلیل ہے۔ آپ تاریخ کا مطالعہ کریں' آپ کو ہمیشہ باطل قوتیں زیادہ فعال اور پروپیگنڈہ میں مصروف نظر آئیں گی۔ عیسائیت اور یہودیت اپنی تبلیغ ٹی وی کے ذریعے مسلمانوں سے زیادہ کررہے ہیں۔ ایک گانے والے کی آواز تبلیغ سے زیادہ پوری دنیا میں سنائی دی جاتی ہے۔ کیا دنیا میں زیادہ سنی جانے والی آواز کو حق کہا جاتا ہے۔ دراصل یہ تمام شیطانی حربے ہیں جن کے ذریعے باطل کو فروغ زیادہ مل رہا ہے حق کی آواز وہ ہے جس کا تعلق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے ہو' جس سے مسلمانوں میں دین کی اشاعت ہو' جس کے ذریعے مسلمانوں کا تشخص اجاگر ہو' جس کے ذریعے آخرت کی کامیابی نصیب ہو۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت حاصل ہو۔ ہمارا عقیدہ ہے جو شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے لئے کام کرے گا اس کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب ہوگی اس وقت تقرب الی اللہ کا آسان ترین ذریعہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کا کام کرنا ہے۔

افتخار قیصر...... گزشتہ دنوں مرزا طاہر کا ایک بیان اخبارات میں شائع ہوا تھا کہ ضیاء الحق مرحوم اس کے مباہلے کے نتیجے میں ہلاک ہوا' اس سلسلے میں آپ کیا کہیں گے؟

مولانا محمد یوسف لدھیانوی......... دراصل یہ قادیانی جماعت کا بہت پرانا حربہ ہے۔ ان کے پیشوا مرزا غلام احمد قادیانی کا بھی یہی طریقہ تھا کبھی کسی ملک میں سورج گرہن ہوا' چاند کو گہن لگا' مرزا غلام احمد قادیانی نے اس کو اپنی نشانی ظاہر کردیا۔ کسی ملک کو شکست ہوئی یا فتح ہوئی

اس کو اپنا معجزہ قرار دے دیا۔ مرزا طاہر نے علماء پاکستان کو مباہلہ کا چیلنج دیا میرے سمیت پاکستان کے بہت سے علماء کرام نے اس چیلنج کو قبول کیا۔ برطانیہ کے علماء کرام نے بھی قبول کیا' مباہلے کے معروف طریقے کے مطابق وقت دیا کہ فلاں جگہ آجاؤ یا ہمیں بلالو' دونوں فریق اللہ تعالیٰ سے حق طلب کریں گے کسی ایک کے لئے حق ظاہر ہوجائے گا۔ مرزا طاہر نے راہ فرار اختیار کرکے اپنے خود ساختہ مباہلے کا اعلان کردیا کہ دونوں اپنے اپنے گھروں میں بیٹھے رہیں ایک دوسرے کے لئے بددعا کریں' لعنت کرتے رہیں' خود بخود حق ظاہر ہوجائے گا۔ مجھ سمیت سینکڑوں علماء کرام نے چیلنج قبول کیا۔ ان کو تو کچھ نہیں ہوا۔ وہ علماء کرام بہت اطمینان سے اپنے ملک میں رہ کر دین کی خدمت میں مصروف ہیں کسی ایک عالم دین کو خراش تک نہیں ہوئی لیکن جنرل ضیاء الحق مرحوم جن کا مباہلے سے کوئی تعلق نہیں تھا کبھی انہوں نے اعلان نہیں کیا کہ میں نے مباہلہ قبول کیا ہے۔ وہ ایک حادثہ کا شکار ہوگئے اور اکیلے نہیں کئی جنرلوں کے ساتھ۔ ساتھ امریکی سفیر بھی تھا کیا تمام لوگوں نے مباہلے کا چیلنج قبول کیا تھا؟ یہ تمام باتیں لوگوں کو بیوقوف بنانے کے لئے ہیں۔ قومی اسمبلی میں یحییٰ بختیار نے مرزا ناصر پر جرح کی' مفتی محمود' شاہ احمد نورانی اور دیگر علماء کرام نے محنت کی' راجہ ظفر الحق نے امتناع قادیانیت آرڈیننس تیار کیا' ان تمام لوگوں کو تو کچھ نہیں ہوا۔ ضیاء الحق شہید ہوگئے تو مرزا طاہر مباہلے میں جیت گئے........ عجیب منطق ہے۔ قادیانیت کا مقابلہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے ہے گزشتہ ۱۰۰ سال میں کسی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رکن کو کچھ نہیں ہوا بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنے دعویٰ کے مطابق مولانا عبدالحق رحمتہ اللہ علیہ کی زندگی میں اس دنیا سے رخصت ہوا اپنی پیشگوئی کے مطابق وہ خود جھوٹا ہوگیا۔ اسی طرح مرزا طاہر بھی اپنے دعویٰ کے مطابق جھوٹا ہوا کیونکہ مباہلے کے چیلنج کو ۱۵ سال ہونے کو آئے ہیں کسی عالم دین پر تباہی نہیں آئی بلکہ مرزا طاہر اپنے ملک سے فرار ہے اپنے مرکز ربوہ نہیں جاسکتا۔ باطل پر تو وہ ہوا نہ کہ علماء کرام۔ اس لئے مرزا طاہر اپنے دعوؤں کے مطابق خود جھوٹا ہوگیا۔

افتخار قیصر........ یہ گفتگو تو آپ کے خاص موضوع کے حوالے سے تھی۔ آپ گزشتہ کئی سال سے انگلینڈ تشریف لارہے ہیں یہاں عید کا مسئلہ سب سے اہم ہے۔ مسلمان اس سلسلے میں ہمیشہ اختلافات کا شکار رہتے ہیں ہر شہر میں کئی کئی عیدیں ہوتی ہیں اس سلسلے میں آپ کچھ فرمائیں گے کہ مسلمان کس طرح ایک دن عید منائیں؟

مولانا یوسف لدھیانوی........ دراصل رمضان المبارک اور عید کا تعلق رویت ہلال سے ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر عید کرو" عیسوی سن متعین سن ہے' اس کی تاریخیں مقرر ہیں لیکن قمری تاریخوں کا تعین ہر ماہ ہوتا ہے کبھی ۲۹ تاریخ کو' کبھی ۳۰ تاریخ کو' چاند کی اطلاع پر روزے یا عید کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔ یورپ کے موسمی حالات کی وجہ سے عام طور پر یہاں چاند کا دیکھا جانا ایک ناممکن سی بات ہے اس لئے عام طور پر اس سلسلے میں اختلاف پایا جاتا ہے جبکہ فقہی مسائل کی رو سے ان جیسے ممالک کے لئے مسائل موجود ہیں اگر ان مسائل کے مطابق احکام بتائے جائیں تو اختلاف کی کوئی وجہ نہیں۔ فقہ کی رو سے جن ممالک میں چاند نہیں دیکھا جاتا تو وہاں سے جو قریب ترین اسلامی ملک ہوتا ہے اس کی "رویت" (چاند دیکھنے) کا اعتبار ہوتا ہے اور اس کی چاند کی اطلاع پر عید یا رمضان المبارک کا اعلان کیا جاتا ہے اس اعتبار سے انگلینڈ سے قریب ترین ملک مراکش ہے اس لئے مراکش کے چاند پر انگلینڈ کے لوگ روزے رکھیں گے اور عید کریں گے۔ ہماری رائے میں انگلینڈ میں مختلف ملکوں کے فقہی احکامات کو مدنظر رکھنے کے بجائے اپنے جماعتی تشخص کو مدنظر رکھنے ہی کی وجہ سے اختلاف ہوتا ہے۔ علماء کرام کو ایک متفقہ ضابطہ طے کرکے پورے انگلینڈ میں ایک ہی دن عید کرنی چاہئے تاکہ مسلمانوں کی اجتماعیت نظر آئے اور لوگ دین کے خلاف پروپیگنڈہ نہ کریں۔

افتخار قیصر........ یہاں رہنے والے بچوں کی تعلیم کے سلسلے میں آپ کیا کہیں گے؟

مولانا محمد یوسف لدھیانوی........ یورپی ممالک میں تعلیم لازمی اور مفت ہونے کی وجہ سے بہت مسائل جنم لے رہے ہیں۔ مسلمان بچوں کو ان اسکولوں میں لازمی تعلیم حاصل کرنا پڑتی ہے اسی وجہ سے نئی نسل ایک طرف اسلام سے دور ہورہی ہے' دوسری ان میں ایسی اخلاقی برائیاں پیدا ہورہی ہیں جس کی وجہ سے وہ مسلمانوں کے معاشرہ میں رہنے کے قابل نہیں رہتے اس لئے مسلمانوں کو اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ سب سے بہتر تو یہ ہے کہ مسلمان ان ممالک میں اپنے اسکول قائم کریں اور ان اسکولوں میں بہترین عصری علوم کا انتظام کریں اور اس کے ساتھ ساتھ ان اسکولوں میں دینی تعلیم بھی ضرورت کے مطابق دی جائے' امریکہ اور ساؤتھ افریقہ میں اس قسم کے بہترین اسکول قائم کئے گئے ہیں۔ لیکن انگلینڈ میں اس کی کمی شدت سے محسوس کی جارہی ہے۔ دراصل انگلینڈ میں تعلیم فری ہے اور لوگ اس فری تعلیم سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں مسلمانوں کے اپنے اسکولوں میں لازمی طور پر فیس ادا کرنی ہوگی۔ بہرحال اگر اپنے اسکول قائم نہ کئے جاسکیں تو

باقی صفحہ ۲۲ پر

راجدھانی دہلی میں قادیانی ریشہ دوانیوں کا زبردست تعاقب

۱۴ جون ۱۹۹۷ء جامع مسجد شاہجہانی دہلی کے اردو پارک میں عظیم الشان تاریخ ساز

تحفظ ختم نبوت کانفرنس

برصغیر پاک و ہند کی آزادی کے بعد ہندوستان کے شہر دہلی کے اردو پارک میں تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان "ختم نبوت کانفرنس" منعقد کی گئی جس میں پچاس ہزار قصر نبوت کے محافظین نے شرکت کی' ماہنامہ "دارالعلوم دیوبند" کے شکریہ کے ساتھ شائع کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں (ادارہ)

مرکزی دفتر تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند ملک کے مختلف صوبوں میں قادیانی فتنہ کی سرگرمیوں کی رپورٹ اپنی ذیلی شاخوں کے ذریعہ حاصل کرتا رہتا ہے' اور قادیانی فتنہ کے مکرو فریب سے عام مسلمانوں کو آگاہ کرنے کے لئے حسب ضرورت کارروائی کرتا رہتا ہے۔

راجدھانی دہلی میں بھی قادیانیوں کا ہیڈ کوارٹر تغلق آباد ہمدرد یونیورسٹی کے برابر میں مسلمانوں کی مسجد کی شکل میں بنا ہوا ہے جس کا مقصد ناواقف مسلمانوں کو دھوکہ دینا ہے کہ ہم بھی مسلمان ہیں۔ دہلی کے قادیانی ہیڈ کوارٹر سے مختلف کالونیوں میں اور یوپی میں جو ریشہ دوانیاں کی جاتی ہیں اس کی اطلاعات دفتر کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند کو پہنچ جاتی ہیں اور ان کی سدباب کے لئے مقامی ذمہ داران کے مشورے سے مناسب حکمت عملی اپنائی جاتی ہے۔ ۵ اکتوبر ۱۹۹۶ء کو قادیانیوں نے ماؤ لنکر ہال دہلی میں پہلی بار کھلا اجلاس کیا جس کو دہلی و یوپی کی سالانہ احمدیہ کانفرنس کا نام دیا اور عام مسلمانوں کو اس میں شرکت کی اجازت و دعوت دی۔ کانفرنس کے اناؤنسر صاحب نے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے بتایا کہ اس کانفرنس کا مقصد لوگوں کو یہ سمجھانا ہے کہ جماعت احمدیہ (قادیانی گروہ) کن کن طریقوں سے اسلام کی خدمات انجام دے رہی ہے۔ جس میں قرآن مجید اور احادیث کے تراجم مختلف زبانوں میں شائع کرنا بھی شامل ہے۔ اس طرح کھلم کھلا ناواقف مسلمانوں کو فریب میں مبتلا کرنے کا منصوبہ بناکر اس کو عملی جامہ پہنایا گیا۔ قرآن کریم کی آیات اور احادیث کے تحریف کردہ ترجمے و تفسیریں شائع کرکے اس کو اسلام کی خدمت قرار دیا جارہا

محمد عثمان منصورپوری

ہے۔ (نعوذ باللہ من ذلک) ایسی صورتحال میں ملت اسلامیہ کے درد مند حضرات خاموش تماشائی بنے نہیں رہ سکتے' اس لئے جمعیت علماء ہند اور دہلی کے ذمہ دار حضرات نے طے کیا کہ جامع مسجد شاہجہانی کے سامنے اردو پارک میں ۱۴ جون ۱۹۹۷ء کو ساڑھے سات بجے شام عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد کی جائے جس میں عقیدہ ختم نبوت کی حقیقت و اہمیت عام مسلمانوں کو سمجھائی جائے' اور بتایا جائے کہ مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی نے ۱۹۰۱ء میں نبوت کا دعویٰ کیا اور حضور اکرم ﷺ کی دو بعثتوں کا عقیدہ ایجاد کرکے اپنے آپ کو حضور اکرم ﷺ کی بعثت ثانیہ کی شکل میں محمد قرار دیا اور نبوت کو کسبی مان کر لوگوں کو ورغلایا کہ حضورؐ کی اتباع کامل کرکے آپ ﷺ کی مہر سے میں نبی بن گیا ہوں' یہی کفریہ عقائد آج تک مرزا قادیانی کی جماعت پھیلا رہی ہے' اس لئے شروع ہی سے مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والوں کے بارے میں مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر کا ایک ہی فتویٰ ہے کہ یہ لوگ کافر' مرتد زندیق ہیں' نیز مسلم و غیر مسلم حکومتوں کی عدالتوں نے مکمل بحث و تمحیص کے بعد تاریخی فیصلے کئے ہیں کہ قادیانیوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں' لہٰذا قادیانیوں کا کفر بالکل طے شدہ امر ہے مزید کسی بحث و مباحثہ کی ضرورت ہی نہیں' اس کے باوجود قادیانی گروہ کا اصرار ہے کہ مرزا قادیانی کو نبی' مہدی' مسیح' مان کر بھی ہم مسلمان ہیں' بلکہ ہمارا اسلام ہی حقیقی اسلام ہے اور مرزا قادیانی کے نہ ماننے کی بناء پر دنیا کے کروڑوں مسلمان پکے کافر ہیں (نعوذباللہ من ذلک) قادیانیوں کا یہ اصرار فریب کاری تو ہے ہی' مذہب اسلام پر زبردست حملہ اور اس کے خلاف خطرناک سازش بھی ہے جس کو مسلمان کسی قیمت پر برداشت نہیں کرسکتا۔ کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند کے زیر اہتمام ۱۴

جون کی کانفرنس کی تیاری اور عام مسلمانوں میں قادیانی فتنہ کے بارے میں بیداری کرنے کے لئے بڑی بڑی جامع مسجدوں میں خطبہ سے پہلے ہر جمعہ کو تقریباً" آدھا گھنٹہ تحفظ ختم نبوت و رد قادیانیت کے موضوع پر مدلل و پر مغز تقریروں کا سلسلہ اجلاس سے چار ہفتہ قبل شروع ہوا' علاوہ جمعہ کی تقریروں کے محلوں میں' سڑکوں پر روزانہ اسی موضوع پر متعدد علاقوں میں اجلاس عام ہوئے جن کو تمام مسلمانوں نے بہت غور و فکر اور اہمیت کے ساتھ سنا' تقریروں کے ساتھ ساتھ ہر پروگرام کے موقع پر ہزاروں کی تعداد میں رد قادیانیت کے کتابچے اور پمفلٹ اردو' ہندی' انگلش میں مسلمانوں کو تقسیم کئے گئے جس سے لوگوں نے قادیانیوں کے مکروفریب کو خوب سمجھا اور پختہ عزم کا اظہار کیا کہ نام نہاد احمدی جماعت کے لوگوں (قادیانیوں) سے مکمل سماجی' معاشرتی بائیکاٹ رکھیں گے' اور ۱۴ جون کی کانفرنس میں شریک ہوکر اپنی ایمانی غیرت و حمیت کا بھرپور مظاہرہ کریں گے۔

ان پروگراموں میں تقریر کرنے کے لئے دارالعلوم دیوبند' مظاہر علوم سہارنپور (دار جدید) مدرسہ مظاہر علوم (وقف)' مدرسہ شاہی مراد آباد' مدرسہ امدادیہ مراد آباد' مدرسہ اعزاز العلوم ویٹ' مدرسہ خادم الاسلام ہاپوڑ' مدرسہ حسینیہ ٹاؤلی کے اساتذہ کرام تشریف لاتے رہے' اور دارالعلوم کے آٹھ صاحبان مع راقم الحروف کے جناب مولانا محمد یامین صاحب' جناب مولانا محمد عرفان صاحب' جناب مولانا محمد راشد صاحب (مبلغین) جناب مولانا شاہ عالم صاحب' جناب مولانا ادریس صاحب اور دو زیر تربیت طلبہ مولوی خالد گیاوی اور مولوی ثناء اللہ در بھنگوی تقریباً" ایک ماہ مستقل طور پر دہلی میں جمعیت علماء ہند کے دفتر میں مقیم رہے اور جمعیت علماء ہند کے آرگنائزر حضرات کے ساتھ مسلسل پروگراموں میں مشغول رہے۔

دہلی کے مشہور قدیم مدارس عربیہ' مدرسہ امینیہ' مدرسہ عبدالرب' مدرسہ حسین بخش' مدرسہ فتحپوری سمیت جمناپار اور مختلف کالونیوں کے مدارس و مکاتب اسلامیہ نیز خطباء ائمہ کرام و ذمہ داران مساجد نے پر خلوص تعاون دیا۔ اساتذہ مدارس اور خطیب حضرات نے تقریریں فرمائیں اور ۱۴ جون کے اجلاس کی کامیابی کے لئے جدوجہد فرمائی۔

اس سلسلہ میں خصوصیت سے جناب مولانا اسجد میاں مدنی صاحب سیکریٹری جمعیت علماء ہند کا مخلصانہ تعاون قابل ذکر ہے۔ موصوف نے اپنے دفتر کے تمام عملے کو ہدایات دے رکھی تھیں' اور خود بھی روزانہ جلسوں کے پروگراموں کی تشکیل کے لئے شب و روز انتھک محنت فرماتے رہے۔ تقریباً" ایک بجے شب میں روزانہ جلسوں میں شرکت کرکے واپس آتے تھے۔

اس موقع پر جناب مولانا قاری شوکت علی صاحب مہتمم مدرسہ اعزاز العلوم ویٹ کے خصوصی تعاون کا تذکرہ بھی ضروری ہے' موصوف نے تقریباً" چار ہفتے دہلی میں قیام فرماکر زبردست جدوجہد فرمائی۔

اس طرح سب حضرات کی مشترکہ محنت اور مخلصانہ تعاون سے کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند نے دوسو سے زیادہ جلسے منعقد کئے۔ اور لاکھوں مسلمانوں کو عقیدہ ختم نبوت کی حقیقت سمجھا کر قادیانی مغالطہ انگیزیوں سے بچنے کی تلقین کی ۱۴ جون کی کانفرنس کے لئے مجلس استقبالیہ تقریباً" ایک سو افراد کی تشکیل دی گئی۔ جس کے صدر جناب الحاج بابو دوست محمد صاحب قریشی اور جنرل سیکریٹری جناب الحاج فیاض الدین (حاجی میاں) حاجی ہوٹل والے بنائے گئے جب کہ جناب الحاج عیسیٰ شفیق صاحب (پیتل والے) خزانچی مقرر کئے گئے۔

حاجی میاں صاحب نے مینا بازار کے تاجران کی یونینوں کے صدر صاحبان و رفقاء سے رابطہ قائم کرکے اردو پارک میں اجلاس عام کے انتظامات کی تفصیلات طے فرمائیں' مینا بازار کے تاجران صاحبان نے جلسہ گاہ کے تمام انتظامات اپنے ذمہ لے لئے اور کانفرنس کے شایان شان تیاریوں میں مصروف ہوگئے۔ کانفرنس کو زیادہ سے زیادہ مفید بنانے کے لئے اہم شخصیات اور امت مسلمہ کے مختلف مکاتب فکر کے حضرات کو کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی گئی۔ حسب توقع ان حضرات نے قادیانی فتنہ کی سرکوبی کے لئے کانفرنس کے انعقاد کو بروقت ایک ضروری اقدام قرار دیا۔ اور مکمل تائید فرمائی' اور شرکت کا وعدہ فرمایا' خوش قسمتی سے عالم اسلام کی مایہ ناز شخصیت حضرت مولانا سید ابوالحسن علی صاحب ندوی صدر آل انڈیا مسلم پرسنل لابورڈ نے اپنے انتہائی مصروف و قیمتی اوقات میں سے وقت نکال کر رد قادیانیت کی اس تاریخی کانفرنس میں تشریف لانے کا پروگرام بنایا۔

۱۳ جون کو حضرت مولانا مرغوب الرحمان صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند صدر کل مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند اور حضرت امیر الہند مولانا سید اسعد مدنی صدر جمعیت علماء ہند نے رد قادیانیت کے موضوع پر پریس کانفرنس بلائی۔ جس میں تقریباً" ۴۲ اخباری رپورٹروں نے شرکت کی۔ ہر دو حضرات نے پریس کانفرنس میں اعلان کیا کہ ۱۴ جون کی کانفرنس قادیانیوں کے خلاف ملک گیر تحریک کا آغاز ہے۔ جس کا مقصد قادیانیوں کی فریب کاریوں کو بے نقاب کرکے امت مسلمہ کے ایمان و عقیدہ کی حفاظت کرنا ہے۔ اردو' ہندی' انگلش تمام اخبارات نے اس پریس کانفرنس کی خبروں کو اہمیت سے نشر کیا۔

کانفرنس میں شرکت کے لئے مسلمانوں کا جوش و خروش:

بہرحال مختلف ذرائع سے عموماً" اور محلہ محلہ' مسجد مسجد پروگراموں سے خصوصاً" ۱۴ جون

کی کانفرنس کی زبردست تشہیر ہوئی اور مسلمانوں میں ذوق وشوق بڑھتا چلا گیا ور نہایت بے تابی کے ساتھ اس مبارک ساعت کا انتظار کرنے لگے جب کہ قصر نبوت کے محافظین کے قافلے اردو پارک میں جمع ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ۱۴ جون کا مبارک دن آگیا۔ آج جامع مسجد شاہجہانی کا ماحول بدلا ہوا ہے۔ ہر روز کی طرح نہ ہنگامہ ہے نہ شور' مینا بازار کی دکانوں پر سامان خریدنے والوں کی آمدورفت نہ ہونے کے برابر ہے نماز عصر کے بعد ہی سے ہر طرف سے شمع رسالت کے پروانے اردو پارک کی طرف بڑھنے لگے۔ جامع مسجد کے اونچے اونچے مینار ان کے استقبال کررہے تھے۔ مغرب کا وقت ہوا اور ہر طرف سے اللہ اکبر کی دلکش صدائیں بلند ہونے لگیں۔ شاہجہانی مسجد اور قرب و جوار کی مساجد اللہ کے نیک بندوں سے بھر گئیں۔ نماز ختم ہوتے ہی عجیب پررونق منظر بن گیا۔ جسے دیکھو اردو پارک کا رخ کئے ہوئے تیز چلا جارہا ہے۔ دیکھتے ہی دیکھتے پورا میدان عاشقان ختم رسالت سے کھچا کھچ بھر گیا اور آزادی کے بعد پہلی مرتبہ اردو پارک کے میدان میں کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند کی دعوت پر "تقریباً" پچاس ہزار شمع رسالت کے پروانوں نے عقیدت و اخلاص کے جذبات سے معمور قلوب کے ساتھ جوق در جوق پہنچ کر سارقان ختم رسالت کے حوصلے پست کردیئے۔

ادھر کانفرنس کا اسٹیج بھی اپنی رونقوں اور دیدہ زیبوں میں اضافہ کررہا تھا اکابر علماء اسلام' بزرگان دین' شیوخ طریقت ایک ایک کرکے اسٹیج پر جلوہ افروز ہونے لگے۔

اجلاس عام کا پروگرام:

قاری سید محمد عثمان منصور پوری متعلم دارالعلوم دیوبند کی تلاوت کلام پاک سے کانفرنس کا آغاز ہوا۔ تلاوت کے بعد تحریک صدارت پیش کرنے کے لئے جناب مولانا قاری شوکت علی صاحب مہتمم مدرسہ اعزاز العلوم ویٹ مائک پر تشریف لائے اور عظیم الشان کانفرنس کی صدارت کے لئے حضرت امیر الہند مولانا سید اسعد مدنی صاحب مدظلہ العالی کا نام نامی پیش کرنے سے پہلے حضرت موصوف کی طویل ملکی و ملی خدمات کا مختصر اور جامع تذکرہ کرتے ہوئے بتایا کہ:

ہندوستان میں دس بارہ سال قبل جب قادیانی فتنہ نے دوبارہ سر اٹھانا شروع کیا تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ سعادت حضرت اقدس کے حصہ میں آئی کہ ہندوستان میں قادیانی فتنہ کا منظم تعاقب کرنے کا عملی پروگرام مرتب فرمائیں۔ چنانچہ موصوف کی تحریک پر مجلس شوریٰ دارالعلوم دیوبند نے ۱۹۸۶ء میں سہ روزہ عالمی اجلاس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند میں منعقد کیا جانا طے کیا۔ چنانچہ یہ اجلاس انتہائی کامیابی سے ہمکنار ہوا' اس موقع پر کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت کی تشکیل ہوئی۔ جس کے تحت تقریباً" ۱۱ سال سے پورے ملک میں قادیانی فتنہ کی سرکوبی کے کامیاب پروگرام چل رہے ہیں اور یہ شاہجہانی جامع مسجد کی تاریخی تحفظ ختم نبوت کانفرنس بھی اسی سلسلہ کی ایک اہم کڑی ہے۔ جس سے قادیانی فتنہ ارتداد کے خلاف پرزور تحریک کا آغاز بھی ہورہا ہے۔

اس لئے اس عظیم الشان کانفرنس کی صدارت کے لئے ہمارے درمیان سب سے زیادہ موزوں شخصیت حضرت مولانا سید اسعد مدنی صاحب صدر جمعیت علماء ہند و رکن مجلس شوریٰ دارالعلوم دیوبند کی ذات گرامی ہے۔

قاری صاحب موصوف کی تحریک صدارت کی تائید کرتے ہوئے حضرت مولانا قاری محمد میاں صاحب شاہی امام عیدگاہ دہلی نے فرمایا کہ جس ذات گرامی کا نام نامی صدارت کے لئے پیش کیا گیا ہے اس کی میں پرزور تائید کرتا ہوں۔

اس کے بعد جناب قاری عبدالرؤف صاحب استاذ دارالعلوم دیوبند نے تلاوت کلام پاک سے سامعین کو محظوظ فرمایا۔ تلاوت کے بعد بھاگلپور کے مشہور شاعر جناب غلام ناصر صاحب نے نعتیہ کلام اور رد قادیانیت پر نظم پیش فرمائی۔

اس کے بعد حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی مدظلہ العالی سے کانفرنس کا افتتاح کرنے کی گزارش سے پہلے جناب مولانا عبدالعلیم صاحب فاروقی جنرل سیکریٹری جمعیت علماء ہند نے حضرت موصوف کا تعارف کراتے ہوئے بتایا کہ موصوف ندوۃ العلماء کے ناظم اور آل انڈیا مسلم پرسنل لابورڈ کے صدر محترم اور دارالعلوم دیوبند کی مجلس شوریٰ کے رکن ہونے کے ساتھ ساتھ عالم اسلام کی بیسیوں تنظیموں کے اہم رکن ہیں' خصوصاً" رد قادیانیت کے موضوع سے حضرت کا گہرا ربط ہے' چنانچہ اپنے شیخ و مرشد کے حکم ہی پر موصوف نے لاہور قیام کے زمانہ ۱۹۵۲ء میں " القادیانی والقادیانیہ" عربی میں تصنیف فرمائی۔ پھر اس کا اردو ایڈیشن بھی تیار فرمایا اور انگلش میں یہ کتاب آئی اور ہر زبان میں اس کے متعدد ایڈیشن شائع ہوچکے ہیں۔

حضرت موصوف نے اپنے افتتاحی خطاب میں فرمایا کہ تاریخی حوالوں سے یہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ قادیانی نبوت انگریزی سامراج کا خود کاشتہ پودا ہے جس کا مقصد مسلمانوں کو کمزور کرنا ہے' آپ نے فرمایا کہ یہ تحریک انگریزوں نے اس لئے شروع کرائی تھی تاکہ ۱۸۵۷ء کے بعد ایشیاء اور دوسرے اسلامی ملکوں میں جو انتظامی و اخلاقی انحطاط در آیا تھا اس کا فائدہ اٹھاکر اسلامی ملکوں پر قبضہ کرلیا جائے۔ یہ یورپ کا ایک پلان تھا جسے وہ اکثر صلیبی جنگوں کی صورت میں ظاہر کرتے رہے ہیں' اس سلسلہ میں آپ نے حضرت سید احمد شہید رحمتہ اللہ علیہ کی اس

تحریک کا ذکر فرمایا جو علماء کرام کے ذریعہ اس طرح کے فتنوں کی سرکوبی کے لئے چلائی گئی تھی۔

حضرت مولانا ندوی صاحب نے مسلمانوں کے جذبہ جہاد پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ انگریزوں کے نزدیک مسلمانوں کا ذوق شہادت اور جذبہ جہاد ایک نیا تجربہ تھا۔ اس لئے انگریزوں نے مسلمانوں کو ملک و قوم سے خطرناک سمجھا اور یہ ہی وہ خوف تھا جس کی وجہ سے انگریزی سامراج نے مسلمانوں کو کمزور اور منتشر کرنے کے لئے یہ فتنہ کھڑا کیا۔ جس کی شہادتیں تاریخ کے اوراق میں بکھری پڑی ہیں۔

اس کے بعد قومی شاعر جناب حافظ اسحق سہارنپوری نے رد قادیانیت پر اپنا کلام پیش فرمایا۔ حافظ سہارنپوری کی نظم کے بعد دہلی کے مشہور سماجی کارکن جناب بابو دوست محمد قریشی صاحب نے خطبہ استقبالیہ پیش فرمایا' جس میں آپ نے شرح و بسط کے ساتھ دہلی کی عظمت' اس کی دینی و مذہبی خدمات' اور اہم شخصیات کا تذکرہ فرماتے ہوئے فتنہ قادیانیت کی دسیسہ کاریوں کا بھرپور تعاقب کرنے کی اپیل کی اور بحیثیت صدر مجلس استقبالیہ' اپنے احباب' رفقاء و اراکین مجلس استقبالیہ کی طرف سے بھی مہمانان عظام' اور حاضرین گرامی کا تہہ دل سے استقبال فرمایا اور معاونین کا شکریہ ادا فرمایا۔

خطبہ استقبالیہ کے بعد صدر کانفرنس پاسبان ختم نبوت امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ نے اپنی پر مغز طویل تحریری خطبہ صدارت پیش فرمایا۔ آپ نے کانفرنس کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا:

"آج ہم اسلام کے جس بنیادی عقیدہ کے تحفظ کے سلسلہ میں اپنی ایمانی غیرت و حمیت کے اظہار کے لئے یہاں جمع ہوئے ہیں وہ ہر مسلمان کے لئے انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ شریعت اسلامیہ اور اس کی بنیادوں سے ادنیٰ واقفیت رکھنے والا انسان بھی بخوبی جانتا ہے کہ عقیدہ ختم نبوت ایمان کا جزو' دین اسلام کی اساس اور تاقیامت امت کی شیرازہ بندی اور اتحاد کی اصل بنیاد ہے۔

قادیانیت انگریزی سامراج کا بویا ہوا بیج ہے جس کا مقصد ملت کی شیرازہ بندی کو ختم کرکے انتشار پیدا کرنا اور اپنی حکومت کے دن بڑھانا تھا۔ موصوف نے تاریخی حوالوں سے واضح کیا کہ نبوت کے دعوی کے لئے چند افراد کا انٹرویو انگریزوں نے لیا اور اور مرزا قادیانی کو اس ملعونیت کے لئے منتخب کیا۔

حضرت امیر الہند نے مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی ذریت کی دسیسہ کاریوں کا پردہ چاک کرتے ہوئے اخیر میں انتہائی دلسوزی کے ساتھ مسلمانوں کو متنبہ کیا کہ اگر پوری سرگرمی اور قوت کے ساتھ اس فتنہ پر بند نہ لگایا گیا تو اندیشہ ہے کہ ملک (ہندوستان) کے ہزاروں مسلمان لالچ اور جہالت کی بناء پر ارتداد کے قعر ضلالت میں گر پڑیں گے۔"

خطبہ صدارت کے بعد اجمیر سے' آئے ہوئے مشہور صاحب طرز شاعر جناب راہی شہابی نے رد قادیانیت پر ایک منظوم کلام پیش فرمایا' اس کے بعد ناظم کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند محمد عثمان منصورپوری نے تحفظ ختم نبوت کے سلسلہ میں جانفشانی کرنے والوں کے حق میں حضور اقدس ﷺ کی منامی بشارتوں کے دو ایک واقعہ بسلسلہ حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ سنا کر توجہ دلائی کہ ہم سب کا مقصد اصلی یہی ہونا چاہئے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی خصوصی توجہات حاصل کریں۔

جلسہ کے اناؤنسر جناب مولانا عبدالعلیم فاروقی صاحب نے عالمی شہرت یافتہ اسلامی یونیورسٹی ازہر الہند دارالعلوم دیوبند کے مہتمم گرامی قدر اور صدر کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند سے گزارش کی کہ کانفرنس کی تاریخی قرارداد جو چار اہم تجاویز پر مشتمل ہے پیش فرمائیں۔

حضرت موصوف نے یہ تجاویز خود پڑھ کر سنائیں۔ جن میں قادیانیوں کو آگاہ کیا گیا ہے کہ وہ کلمہ طیبہ اور اسلامی اصطلاحات کا استعمال فوراً بند کریں' کیونکہ وہ مرتد و زندیق ہیں اور مسلمانوں سے کہا گیا کہ قادیانی زندیقوں سے سماجی و معاشرتی بائیکاٹ رکھیں' اور حکومت ہند سے مطالبہ کیا گیا کہ قادیانی لوگوں کو غیر مسلم قرار دے۔

تجاویز کی تائید کے سلسلہ میں پہلی تقریر حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری استاذ حدیث و ناظم اعلیٰ کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند نے فرمائی' موصوف نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے حدیث شریف کی روشنی میں واضح فرمایا کہ جھوٹی نبوت کی دکان مال و زر کے بل بوتے پر چلتی ہے۔ خدائی تائید سے خالی ہوتی ہے۔ عقیدہ ختم نبوت رحمت ہے اس کی بغاوت زحمت و آزمائش ہے اس لئے قادیانی فتنہ کا جم کر مقابلہ کرنا ہمارا ایمانی فریضہ ہے۔

اس کے بعد حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے جناب مولانا طلحہ صاحب مدظلہ نے مائک پر تشریف لاکر تجاویز کی تائید فرمائی اور دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ کانفرنس کو کامیابی سے ہمکنار فرمائے۔ (آمین)

تجاویز کی تائید کے سلسلہ میں جناب مولانا عبدالوہاب خلجی جنرل سیکریٹری جمعیت اہلحدیث نے حضرات علماء دیوبند و علماء اہلحدیث کی رد قادیانیت کے بارے میں زریں خدمات کا تفصیلی

جائزہ لیا اور فرمایا کہ مرزا طاہر کو (جو قادیانیوں کا آج کل سربراہ ہے) مباہلہ کی دعوت دیتا ہوں۔

اخیر میں حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ نے تمام سامعین سے سوال کیا کہ آپ کو یہ تجاویز منظور ہیں؟ سب نے بالاتفاق ہاتھ اٹھا کر تائید کی۔

تجاویز کی تائید کے لئے مختلف مکاتب فکر کے اہم حضرات کے نام طے تھے مگر وقت کی تنگی کی وجہ سے یہ ممکن نہ ہوسکا' کیونکہ سوا گیارہ بجے کے بعد جلسے کی اجازت نہیں تھی۔

تائیدی سلسلہ کے بعد جناب حاجی میاں فیاض الدین صاحب مالک حاجی ہوٹل نے بحیثیت جنرل سیکریٹری مجلس استقبالیہ تمام مہمانوں اور معاونوں کا شکریہ ادا کیا اور فرمایا کہ یہ پہلا اجلاس ہے' آخری نہیں ہے۔ ہم آئندہ بھی ایسے پروگرام کرتے رہیں گے (انشاء اللہ تعالیٰ)

اخیر میں ناظم اجلاس جناب مولانا عبدالعلیم فاروقی صاحب نے اراکین مجلس استقبالیہ' شہر دہلی کے ہمدردان' دور دراز سے تشریف لانے والے علماء کرام اور سامعین کا شکریہ ادا فرمایا اور ٹھیک سوا گیارہ بجے یہ تاریخی کانفرنس حضرت مولانا مرغوب الرحمان صاحب مہتمم دارالعلوم کی پر تاثیر دعا پر بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔ کانفرنس میں ملک کے تقریباً" تمام صوبوں کے علماء کرام نے شرکت فرمائی۔

O

بقیہ : عقیدہ ختم نبوت

دوسری صورت یہ ہے کہ مسلمان لازمی طور پر اپنے بچوں کو اسکول کے بعد مساجد میں بھیجیں اور ان مساجد میں' قرآنی تعلیم کے ساتھ ضروریات دین کی تعلیم دی جائے اس طرح مسلمان بچے اسکول کی تعلیم سے لادینی اثرات قبول نہیں کریں گے۔ اسی طرح والدین کو چاہئے کہ وہ خود جب نماز کے لئے آئیں تو بچوں کو بھی ساتھ لے کر آئیں اسی طرح گھر میں اسلامی تعلیمات کے بارے میں وقتاً" فوقتاً" بچوں کو آگاہ کیا جائے۔ انگریزی میں اسلام سے متعلق کافی لٹریچر شائع ہوگیا ہے وہ ان کو مطالعہ کے لئے دیں۔ بچوں کے ذہنوں میں اسلام سے محبت اور وابستگی پیدا کریں اس طرح نئی نسل میں اسلامی شعور پیدا ہوگا اور قوم اور نئی نسل گمراہ نہیں ہوگی۔

بقیہ : صحافت

"مسیح علیہ السلام سے اپنی تمام شانوں میں وہ بڑھ کر ہے" اور "مسیح علیہ السلام سے بڑھ کر کام کرسکتا ہے۔" مسیح علیہ السلام کے معجزات' سامری کے گوسالہ" سے زیادہ حیثیت نہ رکھتے تھے اور "وہ تمام نبیوں سے بزعم خود افضل ہے۔" موصوف کسی ماہر ڈاکٹر سے مشورہ کرکے بتلائیں کہ اس کے فہیم زی ہوش' غیر معمولی عقل و علم کا اعلان کرنے والا خود بھی ان ہی اوصاف سے موصوف ہے؟

جس شخص نے صحابہ امت کی تکفیر کی ہو' ان کو سب و شتم کا نشانہ بنایا ہو' ان پر لعنت و ملامت کا ایک طوفان کھڑا کردیا ہو' جو داماد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو "مردہ علی" (خاکش بدہن) اور ان کے مقابلہ میں اپنے کو "زندہ علی" کہتے ہوئے نہ شرمائے' جو "صد حسین است درگریبانم" کا نعرہ لگائے اور حیاء نہ کرے' اپنی بیعت میں داخل نامہ اعمال سیاہ کرنے والوں کو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل بتلا... اور اس کی جبین غیرت عرق آلود نہ ہو' کیا عقلاء کے نزدیک اس کو فہیم اور ذی ہوش' صاحب عقل و علم کہنے والا حق بجانب ہے؟ ہمارے گرامی قدر مدیر محترم نے کمال سادگی سے مرزا صاحب کو غیر معمولی عقل و علم کا شخص اور فہیم و ذی ہوش لکھ ڈالا۔ ذرا نہیں سوچا کہ اس کی زد میں کون کون آجائے گا' اور ان کا یہ فقرہ کتنے اہل عقل' اہل علم' اصحاب فہم و دانش اور اصحاب بصیرت کے خلاف چیلنج ہے۔

نعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

خدا لے جائے طیبہ بس تمنا ہے یہی اپنی — وہاں کی خاک بھی اکسیر ہے اہل بصیرت کو
کٹے بطحا کی گلیوں میں' یہ باقی زندگی اپنی — وہاں سے فیض ملتا ہے مگر اہل عقیدت کو
وہاں جاکر جہاں والوں کی تقدیریں بدلتی ہیں — جہاں دن رات انوار الٰہی جلوہ فرما ہیں
وہ گنبد دیکھنے کو جس کی یہ آنکھیں ترستی ہیں — وہ روضہ ساقی کوثر جہاں آرام فرما ہیں
جہاں کے خار بھی تسکین کا سامان بنتے ہیں — ہیں عابد رحمتہ للعالمین وہ رحم کرتے ہیں
وہاں کے فیض سے بگڑے ہوئے انسان بنتے ہیں — وہاں دنیا کے ٹھکرائے ہوؤں کے کام بنتے ہیں

عابد جلال آبادی

حبیب اللہ چیمہ

امیر مرکزیہ خواجہ خان محمد مدظلہ کا سفر سرہند شریف

حضرت مجدد الف ثانیؒ کا سالانہ عرس ہر سال ۲۸ صفر کو ہندوستان کے مشہور شہر سرہند شریف میں منعقد ہوتا ہے جہاں دنیا بھر کے ہزاروں عقیدت مند آتے ہیں۔اس سال بھی وزارت مذہبی امور کی طرف سے ۱۷۷پاکستانیوں کا قافلہ یکم جولائی ۱۹۹۷ء کو ہندوستان روانہ ہوا سرکاری طور پر وفد کے گروپ لیڈر ممبر قومی اسمبلی سید افتخار الحسن تھے لیکن روحانی اور اصلاحی قیادت حضرت امیر مرکزیہ کی مرہون منت تھی۔ حضرت امیر مرکزیہ کے ہمراہ سات خدام بھی تھے جن میں صاحبزادہ حافظ محمد عابد صاحب (خانیوال) حاجی عبدالرشید (رحیم یار خان) محمود احمد صاحب (اسلام آبادی) اورنگ خانصاحب (موسیٰ زئی شریف) مولانا محب النبی صاحب (لاہور) جمیعت علماء اسلام ضلع ساہیوال کے نائب صدر حکیم حافظ عبدالرشید چیمہ (چیچہ وطنی)۔

اور حافظ حبیب اللہ چیمہ (چیچہ وطنی) شامل تھے۔

یہ قافلہ یکم جولائی ۱۹۹۷ء بروز منگل داتا دربار سے صبح دس بجے روانہ ہو کر براستہ واہگہ بارڈر تقریباً ایک بجے انڈین چیک پوسٹ اٹاری پہنچ گیا۔ جہاں سے معمول کی کارروائی کے بعد بذریعہ بس ۶ بجے شام امرتسر ریلوے اسٹیشن پہنچ گیا۔ وہاں سے ٹرین پر سوار ہو کر سرہند شریف جانا تھا کہ پاکستانی وفد میں شامل بعض حضرات نے امرتسر انتظامیہ سے مطالبہ کیا کہ ہم پسنجر ٹرین پر نہیں جائیں گے۔ اس کشمکش میں رات کے ۱۲ بج گئے۔ بعد ازاں ۱ بجے رات "کالکا ایکسپریس" پر سوار ہو کر صبح ۵ بجے سرہند شریف پہنچے۔ سرہند ریلوے اسٹیشن پر انتظامیہ کی طرف سے ناشتہ کا اہتمام کیا گیا تھا۔ وہاں سے بذریعہ بس حضرت مجدد الف ثانیؒ کے مزار پر چلے گئے۔

مزار شریف کی انتظامیہ کے سربراہ اور سجادہ نشین کے معاون سید اختر شاہ صاحب نے حضرت امیر مرکزیہ کی آمد کا سنتے ہی خصوصی تعاون کیا اور ایک صاف اور اچھی رہائش گاہ عنایت فرمائی۔ حضرت صاحب کی آمد کے ساتھ ہندوستان کے مختلف علاقوں سے آئے ہوئے سینکڑوں مریدین اکٹھے ہونا شروع ہو گئے اور قبلہ حضرت صاحب کی قیام گاہ بھی ایک الگ خانقاہ کا منظر پیش کرنے لگی۔ حتیٰ کہ بعض اوقات اس قدر عقیدت مند اکٹھے آجاتے کہ حضرت صاحب کے ساتھ آئے ہوئے خدام کو بھی باہر جانا پڑتا۔ یہ صورتحال دیکھ کر ہندوستانی خفیہ ایجنسیاں بھی پریشان ہو گئیں اور خفیہ اہلکاروں نے حضرت صاحب سے ملنے کے لئے آنے والوں کے نام و پتہ نوٹ کرنے شروع کر دیئے لیکن دو روز بعد غیر مسلم اہلکار بھی اس قدر متاثر ہوئے کہ خود ہی حضرت صاحب کے پاس دعاؤں کی درخواست لے کر حاضر ہو گئے اور ہر طرح کی خدمت اور تعاون کے لئے خود کو پیش کیا۔

سرہند شریف سے چند کلو میٹر دور براس نامی گاؤں میں حضرت مجدد الف ثانیؒ نے چند انبیاء کرام کے مزارات کی نشاندھی کی تھی۔ ۳ جولائی کو پاکستانی قافلہ کو بذریعہ بس وہاں لے جایا گیا۔ جہاں اب ڈاکٹر نظام الدین (مالیر کوٹلہ والے) نے قبرستان کی چار دیواری بنوادی ہے اور باہر سے آنے والوں کے لئے چند کمرے بھی تعمیر کروادیئے ہیں۔ یہ وہی گاؤں ہے جہاں ۱۹۴۷ء میں قیام پاکستان کے وقت مسلمان خواتین نے اپنی عزت و آبرو بچانے کی خاطر اپنے زیورات سمیت کنوؤں میں چھلانگیں لگادی تھیں، لیکن بے رحم کافروں نے ان کے پیچھے کنوؤں میں چھلانگیں لگاکر آبرو ریزی کی اور انہیں شہید کردیا۔ وہاں سے واپسی پر سرہند شہر سے باہر مسلمانوں کے قبرستان میں مدفون حضرت مجدد الف ثانیؒ کی والدہ ماجدہ اور حضرت امام رفیع الدینؒ (جد امجد حضرت مجدد صاحبؒ) کے مزار اور قبل ازیں حضرت مجدد الف ثانیؒ کے والد ماجد شیخ عبدالاحد فاروقیؒ کے مزار پر حاضری دی۔ یہاں ایک مشہور اور عالی شان مسجد قصاباں مسلمانوں کی شکل دیکھنے کو ترس رہی ہے، اس مسجد میں چند برس پہلے تک غیر مسلم جانور باندھتے تھے لیکن زائرین کے باربار مطالبہ کے پیش نظر وہاں سے جانور ہٹادیئے گئے ہیں۔ اسی طرح ایک تاریخی لال مسجد بھی موجود ہے جہاں اب تالے لگے ہوئے ہیں۔ یہ دونوں مساجد اپنی عالی شان عمارت کے تباہ ہو جانے کے باوجود آج بھی دیکھنے سے تعلق رکھتی ہیں۔

خانقاہ سراجیہ مجددیہ (کندیاں شریف) کا تعلق حضرت خواجہ سیف الدینؒ سے ملکر ان کے والد ماجد حضرت خواجہ محمد معصومؒ سے مل کر ان

کے والد بزرگوار حضرت مجدد الف ثانیؒ سے جا کر ملتا ہے' مزار شریف کے احاطہ کے اندر سینکڑوں بزرگوں' بادشاہوں اور مریدین کی آخری آرام گاہیں ہیں۔

حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم ضعف اور بہت زیادہ ہجوم کے پیش نظر پہلے دن حضرت مجدد الف ثانیؒ کے مزار مبارک پر تشریف لے گئے جہاں حضرت مجدد صاحب کے ساتھ آپ کے صاحبزادے حضرت خواجہ محمد صادقؒ اور حضرت خواجہ محمد سعیدؒ کے علاوہ آپ کے ایک کم سن صاحبزادہ بھی مدفون ہیں۔ حضرت امیر مرکزیہ اور دوسرے حضرت خواجہ محمد معصومؒ کے مزار پر اور تیسرے روز حضرت خواجہ سیف الدینؒ کے مزار پر تشریف لے گئے۔ حضرت خواجہ محمد معصومؒ کی اولاد میں سے ایک بزرگ حضرت خواجہ محمد زبیرؒ گزرے ہیں جن کا مزار مبارک احاطہ میں ہی واقع ہے حضرت امیر مرکزیہ حضرت خواجہ محمد زبیرؒ کے مزار پر تشریف لے گئے۔ اس سفر کے کچھ ایسے واقعات و مشاہدات کو بعض وجوہات کی بناء پر آف دی ریکارڈ رکھتا ہوں جو کہ صرف اور صرف حضرت امیر مرکزیہ کی خصوصی توجہ اور سرپرستی کی وجہ سے ظہور پذیر ہوئے اور بعض ایسی باتیں بھی آف دی ریکارڈ کا حصہ ہیں کہ جن کو آن دی ریکارڈ لانا گروپ میں شامل سرکاری و غیر سرکاری حضرات کے مفاد میں نہیں ہیں۔ اور یہ چیز ویسے بھی پریس اور صحافی حضرات کے پیشہ وارانہ ذمہ داریوں کا حصہ ہے۔

سب سے اہم بات جو کہ عرس کے حوالہ سے ہے' اس عرس پر نہ تو کوئی قوالی تھی نہ ہی شور و غل بلکہ صرف اور صرف مسجد میں قرآن خوانی ہوئی اور نقشبندی مجددی سلسلہ کی خانقاہ عنایتیہ رام پور کے سجادہ نشین حضرت محمد اللہ صاحب نے مسجد ہی میں طویل اور رقت آمیز دعا کروائی تھی۔ دربار حضرت مجدد الف ثانیؒ کے سجادہ نشین سید محمد یحییٰ صاحب کی طرف سے بار بار اعلان ہوتا اور کئی ایک مقامات پر واضح طور پر لکھا تھا کہ مزار شریف پر خواتین نہ آیا کریں اور کسی بھی شکل میں مزارات پر کسی بھی قسم کا سجدہ کرنا' جھکنا اور کوئی بھی خلاف شرع کام یا کوئی ایسی حرکت جو کہ شرک و بدعت میں شمار ہوتی ہو سختی سے منع ہے۔

ضلعی انتظامیہ کی طرف سے پاکستانی وفد کو عام خاص باغ سرہند شریف میں ظہرانہ دیا گیا جہاں پاکستانی لیڈروں کے علاوہ ضلعی انتظامیہ فتح گڑھ صاحب' ہندوستانی صوبائی اور مرکزی حکومتوں کے نمائندوں اور ممبران پارلیمنٹ نے بھی خطاب کیا۔ جبکہ سرہند شریف میں قائم سکھوں کے ماتا گجری کالج کی طرف سے بھی پاکستانی وفد کو الوداعی عشائیہ دیا گیا۔

پاکستانی وفد ۶ جولائی کو براستہ امرتسر اور اٹاری چیک پوسٹ سے واہگہ بارڈر پہنچا تو حضرت امیر مرکزیہ خوجہ خان محمد مدظلہ کے درجنوں مریدین واہگہ بارڈر پر استقبال کے لئے موجود تھے۔ واہگہ بارڈر پر نماز ظہر ادا کرنے کے بعد حضرت امیر مرکزیہ گوجرانوالہ تشریف لے گئے جہاں سے ۷ جولائی کو قبلہ حضرت صاحب خانقاہ سراجیہ مجددیہ تشریف لے گئے۔

چیچہ وطنی (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چیچہ وطنی کے زیر اہتمام ۱۲ ربیع الاول بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب حاجی محمد ایوب صاحب کے مکان پر سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان سے ایک خصوصی نشست منعقد ہوئی۔ استاذ العلماء حضرت مولانا عبدالمجید صاحب (کھروڑ پکا والے) نے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر تفصیلی گفتگو فرمائی۔ اس پروگرام میں چیچہ وطنی شہر اور مضافات سے کثیر تعداد میں مسلمانوں نے شرکت کی۔

نعت رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وسلم

وقار احمد آسی

کوئی اس راہ سے ہو کر گیا ہے
سماں سارا معطر ہو گیا ہے
مرے دل کے نہاں خانوں میں
ازل سے تیرا نام لکھا ہوا ہے
گھٹا رحمت کی مجھ پر کھل کے برسی
تمہارا نام جب میں نے لیا ہے
تمہارے نام کے لینے سے آقا
مرے دل میں اجالا ہو گیا ہے
بنا کر تجھے مہمان خصوصی
سر عرش بریں بلایا گیا ہے
مرے دل کے گلستاں میں تمہاری
محبت کا عجب غنچہ کھلا ہے

مولانا محمد اشرف کھوکھر

عقیدۂ ختم نبوت کی سربلندی

چند گزارشات و سفارشات

قرآن و حدیث کی روشنی میں خاصہ کائنات محمد رسول اللہ ﷺ اللہ رب العزت کے آخری پیغمبر ہیں، تاقیام قیامت کوئی نیا نبی نہیں آئے گا، نبوت کے تمام کمالات و درجات رسول آخرین محمد عربی ﷺ میں بدرجہ اتم موجود تھے، پوری کائنات کے انسان چاہے وہ کہیں بھی رہتے ہوں، کرہ ارض کے علاوہ اگر مریخ و مشتری، یورینس اور نیپچون پر بھی مخلوق خدا موجود ہو تو آپ ﷺ کے لائے ہوئے مکمل دین پر عمل پیرا ہو کر ہی دارین کی فوز و فلاح کو سمیٹ سکتے ہیں۔

عقیدہ ختم نبوت اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے جس کا تحفظ ہر مسلمان کا فرض ہے۔ رسول آخرین محمد عربی ﷺ نے اپنی حیات طیبہ میں حضرت فیروز دیلمیؓ کو جھوٹے مدعی نبوت اسود عنسی کو موت کے گھاٹ اتارنے کے لئے خود روانہ فرمایا، فیروز دیلمیؓ نے جھوٹے مدعی نبوت کے تعفن سے زمین کو پاک کرکے بارگاہ نبوت سے "فاز فیروز" کا تحفہ حاصل کیا اور وصال نبویؐ کے بعد حضرت صدیق اکبرؓ نے سب سے پہلے فتنہ ارتداد کا قلع قمع کیا اور یمامہ کے جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب اور اس کی ذریت کو "حدیقۃ الموت" میں واصل جہنم کرکے امت مسلمہ کیلئے ایک بہترین لائحہ عمل چھوڑا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اپنی بے سروسامانی کے باوجود صدیق اکبرؓ کے اس مشن کی علمبردار ہے، مجلس کا موضوع حضور اکرم ﷺ کی سنت و سیرت کی طرف اپنے مسلمان بھائیوں کو دعوت دینا، اسلامی اتحاد کی صفوں کو درست کرنا، وہ تمام لوگ جو رسول آخرینؐ کی رسالت و نبوت سے وابستہ ہیں انہیں ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنا، مسلمانوں میں دینی و ملی احساس بیدار کرنا اور رسول آخرین محمد عربی ﷺ کے دشمنوں کا ہر موقع و محاذ پر تعاقب کرنا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو وقت کے اولیاء اللہ کی سرپرستی حاصل رہی ہے یہی وجہ ہے کہ مجلس نے کبھی تشدد کا راستہ اختیار نہیں کیا۔ حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ اور شیخ الاسلام حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمہم اللہ کی رہنمائی و سرپرستی میں مجلس کے کارہائے نمایاں تاریخ کے اوراق کی زینت بنے ہیں اور دور حاضر میں خواجہ خواجگان مرشد العلماء و مرشدی خواجہ خان محمد مدظلہ امیر مرکزیہ و نائب امیر مرکزیہ حکیم العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ کی قیادت و سرپرستی میں مجلس ہمہ وقت ترویج اسلام کے لئے ایک منظم طریقے سے مثبت سرگرمیوں میں مصروف ہے، مجلس کے تمام طریقہ ہائے تبلیغ قابل تقلید اور قابل تحسین ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کام کو موثر اور فعال بنانے کے لئے چند گزارشات پیش کرنے کی جسارت کروں گا، امید ہے قائدین ختم نبوت میری ان گزارشات و سفارشات پر ضرور توجہ فرمائیں گے۔

۱۔ ختم نبوت کے کاز کو پرائمری، سیکنڈری اسکولز، کالجز اور یونیورسٹی سطح پر روشناس کرانا:

موجودہ دور میں قوم کے نونہالوں کی اکثریت بہ نسبت دینی مدارس کے اسکولوں، کالجوں، اور یونیورسٹیوں میں زیر تعلیم ہے، قوم کے اس سرمایہ کو جس نے آگے چل کر ملک و ملت کی باگ ڈور سنبھالنی ہے اور جن کی لوح فطرت حق بات کو قبول کرنے کی متقاضی ہے کو ختم نبوت کے کاز سے کس طرح روشناس کرایا جائے؟ انتہائی توجہ طلب بات ہے، میرے خیال میں قرات، تقاریر اور نعت خوانی کے بچوں کے سالانہ مقابلوں میں بچوں کو تعلیمی سطح کے لحاظ سے انعامات کا سلسلہ جاری کیا جائے جس میں امتیازی حیثیت حاصل کرنے والے طلباء کو مجلس کی طرف سے تعریفی سندات اور ترویج اسلام میں ممد و معاون کتب کے سیٹ دیئے جائیں تاکہ بڑے ہو کر یا عملی زندگی میں جاکر ختم نبوت کے کاز سے واقف ہونے کے ساتھ ساتھ اس کے تحفظ کیلئے موثر سرگرمیوں میں حصہ لے سکیں۔

۲۔ اسکولز، کالجز اور یونیورسٹیوں کے اساتذہ اور پروفیسر حضرات کو توجہ دلانا:

اسکولز، کالجز اور یونیورسٹیوں کے اساتذہ

خاص کر جو طلباء کو دینیات پڑھاتے ہیں کو چھٹیوں کے موسم میں "ختم نبوت" پر خصوصی کورس کروائے جائیں اور تعریفی سندات دی جائیں۔ طلباء پر اپنے اساتذہ کے کردار و عمل کی چھاپ ہوتی ہے' اگر ہم اساتذہ کو موثر طریقے سے ختم نبوت کی اہمیت سے زیادہ سے زیادہ روشناس کرائیں گے تو وہ طلباء کے ذہنوں میں نقش کر سکیں گے۔

۳۔ ملک بھر کی مذہبی کانفرنسوں میں ختم نبوت کی نمائندگی:

ملک بھر کی بریلوی' دیوبندی' اہلحدیث مکتب فکر کی کانفرنسوں اور اجتماعات میں ختم نبوت کی موثر نمائندگی ضروری ہے۔ الحمدللہ پہلے بھی ہو رہی ہے لیکن اس کو مزید موثر اور فعال بنایا جائے۔

۴۔ گریڈ سولہ سے بڑے تمام سرکاری آفیسران سے ایک ہم مرتبہ سرکاری افسر کی معیت میں مجلس کے نمائندوں کی ملاقاتیں:

ملک بھر کے تمام چھوٹے بڑے شہروں کے سرکاری آفیسران سے مجلس کا رابطہ رکھنا ضروری ہے۔ ختم نبوت کے کاز سے بخوبی واقف متعلقہ شہری افیسر جو ملاقاتی افسر کے ہم مرتبہ ہو اس کی معیت میں مجلس کے وفد کی آفیسروں سے ملاقاتیں ہوں اور اسلام کی سربلندی اور عقیدہ ختم نبوت کی سربلندی کے لئے سرکاری افسروں کو سرگرمیوں میں شامل کیا جائے۔

۵۔ سول سروسز اکیڈمی کے اساتذہ اور زیر تربیت سول سروسز افسران کی موثر رہنمائی:

سول سروسز اکیڈمی میں نئے سرکاری افسر کو مخصوص تربیت دی جاتی ہے' اکیڈمی کے اساتذہ سے مجلس کے تعلیم یافتہ اور قابل مبلغین کی ملاقاتیں کروا کے زیر تربیت افسروں تک ختم نبوت کی اہمیت کا پیغام پہنچایا جائے تاکہ آنے والے وقت میں سرکاری افسر مجلس ختم نبوت کے نمائندوں کا موقف سننے اور فریق مخالف کے جھوٹ کو رد کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔

۶۔ ملک عزیز پاکستان کی قومی اور صوبائی اسمبلی کے ممبران کے ساتھ علاقے کے معززین کی ملاقاتیں:

ملک بھر میں ایم۔این۔اے اور ایم۔پی۔اے سے مجلس کا وفد علاقے کے معززین کی معیت میں ملاقاتیں کرے۔ تاکہ وہ ختم نبوت کے کاز کے بارے میں آنے والے کل میں ۱۹۷۴ء کی اسمبلی کی طرح حق بات کا فیصلہ کر سکیں۔

۷۔ قادیانیوں کے بیرون ملک اسلام اور اہل اسلام کے خلاف پروپیگنڈے کی نوعیت کا پرکھنا اور موثر تحریری' تقریری اور تبلیغی جواب دینا:

قادیانیوں کے بیرون ملک اسلام کے خلاف پروپیگنڈا کی نوعیت اور یہ کہ ان کا انداز کس حد تک موثر ہے' یہ دیکھنا بے حد ضروری ہے۔ مثلاً" دنیا بھر کی یونیورسٹیوں میں دستیاب معلومات کے مطابق اس وقت اسلام کے نام پر قادیانیت کا لٹریچر موجود ہے جس کی وجہ سے بین الاقوامی سطح پر قادیانیت کو اصل اسلام باور کرانے کی کوشش کی جاتی ہے۔

☆ انٹرنیٹ جو موجودہ دور میں موثر ذریعہ معلومات سمجھا جا رہا ہے پر قادیانیت کا تبلیغی مواد موجود ہے جس کی وجہ سے دنیا بھر میں جو بھی شخص انٹرنیٹ پر کام کرتا ہے وہ قادیانی عقائد کو اسلامی عقائد سمجھتا ہے' میں سمجھتا ہوں کہ انٹرنیٹ پر اسلام اور عقیدہ ختم نبوت کی سربلندی کے لئے عالمی مجلس کا بھرپور مواد ہونا انتہائی ناگزیر ہے' اب اس کے لئے کیا کیا جائے؟ کس طرح اور کیسا مواد ہو؟ یہ اکابرین مجھ سے بہتر سمجھتے ہیں۔

۸۔ ساتوں براعظم میں مرکز سے مربوط مزید دفاتر کا قیام:

تمام براعظم میں ایک ایک مزید دفتر کا جو تمام ذیلی دفاتر قائم کرنے اور ان کے نظم و نسق کو مرکز کے مجوزہ نظام کے تحت چلانے کا ذمہ دار ہو' کا قیام ضروری ہے۔

۹۔ بیرون ملک دفاتر میں دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ جدید تعلیم یافتہ عملہ کی تعیناتی:

بیرون ملک دفاتر میں دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ جدید تعلیم سے آراستہ مبلغین جو متعلقہ ملک کی قومی زبان میں مہارت رکھتے ہوں اور ایک متعلقہ ملک کے پیدائشی و رہائشی عالم دین کی معیت میں اپنے فرائض کی انجام دہی میں مصروف رہیں۔

☆ بیرون ملک بھیجے جانے والے مبلغین کے لئے ایک خصوصی کورس ترتیب دیا جائے' ایک نصاب ہو جس کے مطابق مبلغین کی صلاحیتوں کو بڑھانے کا موقع میسر ہو۔

۱۰۔ تمام ممالک میں قائم دفاتر کا پاکستان کے سفارت خانے سے رابطہ رکھنے کے موثر انتظامات:

تمام ممالک میں مجلس کے قائم کردہ دفاتر کا ہمہ وقت پاکستانی سفارت خانوں کے ساتھ رابطہ رکھنا ضروری ہے اور اس کے موثر انتظامات کے بارے میں مجلس کے قائدین بہتر لائحہ عمل اختیار کرنے کے فیصلے کر سکتے ہیں۔

○ یہ چند گزارشات و سفارشات بندہ ناچیز کے ذہن میں تھیں سو عرض کر دیں امید ہے قائدین ختم نبوت ان پر ضرور غور فرمائیں گے۔ ہم تو بہرحال ہر وقت ترویج اسلام اور تحفظ ختم نبوت کے لئے حاضر ہیں چاہے کرہ ارض پر ہو یا مریخ و مشتری پر' خاتمہ کائنات محبوب کبریا محمد رسول اللہ ﷺ کی ناموس کے لئے آخری قطرہ لہو حاضر ہے۔ (انشاء اللہ)

مرزا غلام احمد قادیانی کے ۶۰ شاہکار جھوٹ

جھوٹ کسی بھی مذہب میں اچھی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا لیکن دین حق میں تو اسے منافی ایمان قرار دیا گیا ہے رب العالمین نے فرمایا لعنۃ اللہ علی الکاذبین اور رحمۃ للعالمینؐ نے فرمایا والکذب یھلک کہ جھوٹ ایک ہلاکت خیز بیماری ہے۔

اور تو اور خود ہمارے مخاطب جناب مرزا بھی اس مذمت میں لکھتے ہیں کہ:

۱- وہ کنجر جو ولدالزنا کہلاتے ہیں وہ بھی جھوٹ بولتے ہوئے شرماتے ہیں۔ (مرزا صاحب کی کتاب شحنہ حق ص ۶۰)

۲- جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں۔ (اربعین ص ۲۴ ج ۳ تحفہ گولڑویہ ص ۱۳ خزائن ص ۵۶ ج ۱۷)

۳- جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا ایک برابر ہے۔ (حقیقت الوحی ص ۲۰۶ ضمیمہ انجام آتھم ص ۳۰۵ و ۳۴۲)

۴- جھوٹ ام الخبائث ہے۔ (تبلیغ رسالت ص ۲۸ ج ۸)

۵- خدا کی لعنت ان لوگوں پر جو جھوٹ بولتے ہیں جب انسان حیاء کو چھوڑ دیتا ہے تو جو چاہے بکے کون اس کو روکتا ہے۔ (اعجاز احمدی ص ۳)

۶- میں اس زندگی پر لعنت بھیجتا ہوں جو جھوٹ اور افتراء کے ساتھ ہو۔ (ضمیمہ گولڑویہ ص ۹ خزائن ص ۵۰ ج ۱۷)

فیصلہ مرزا لکھتے ہیں کہ:

"جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہوجائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا"۔

(چشمہ معرفت ص ۲۲۲ خزائن ص ۲۳۱ ج ۲۳)

مرزا صاحب کے اس اصول سے ہم سوفیصد متفق ہیں لہٰذا اب ذیل میں خود مرزا صاحب کے چند درجن جھوٹ درج کرتے ہیں۔ اگر کوئی ان کو سچ ثابت کردے تو ایک لاکھ روپے نقد حاصل کرے ورنہ قادیانیت پر صرف تین حرف (ل ع ن) بھیج کر دائرہ اسلام میں آجائے تاکہ آخرت کی تباہی سے محفوظ ہوجائے۔

اعلان عام: ہر اس شخص کو ایک لاکھ روپے نقد انعام جو اس مضمون میں مذکورہ حوالہ جات کو غلط ثابت کرے گا۔

چنانچہ جناب مرزا غلام احمد صاحب مدعی مسیحیت و نبوت لکھتے ہیں کہ:

جھوٹ نمبر۱- ایسا ہی احادیث صحیحہ میں آیا تھا کہ وہ مسیح موعود صدی کے سر پر آئے گا اور وہ

مولانا عبداللطیف مسعود.....ڈسکہ

چودھویں صدی کا مجدد ہوگا۔ (دیکھئے کتاب ضمیمہ براہین احمدیہ ص ۱۸۸ ج ۵ خزائن ص ۳۵۹ ج ۲۱ تحفہ گولڑویہ ص ۷۲ شہادۃ القرآن ص ۵)

جھوٹ نمبر۲- چودھویں صدی کے سر پر مسیح موعود کا آنا جس قدر حدیثوں سے قرآن سے اولیاء کے مکاشفات سے بپایہ ثبوت پہنچتا ہے۔ حاجت بیان نہیں۔ (شہادۃ القرآن ص ۵۶ طبع لاہور)

جھوٹ نمبر۳- احادیث صحیحہ نبویہ پکار پکار کر کہتی ہیں کہ تیرھویں صدی کے بعد ظہور مسیح ہے۔ (آئینہ کمالات ص ۳۴۰)

فائدہ: یہ سب باتیں سوفیصد جھوٹ اور آنحضرت ﷺ پر بہتان عظیم ہے۔ آپ نے کہیں بھی چودھویں صدی کا لفظ استعمال نہیں فرمایا۔ ہمارا چیلنج ہے کہ اگر کوئی قادیانی جیالا صرف ایک ہی حدیث (صحیح یا ضعیف) سے چودھویں صدی کا لفظ ثابت کردے تو اسے منہ مانگا انعام دیا جائے گا۔

جھوٹ نمبر۴- خدا کا کلام قرآن شریف گواہی دیتا ہے کہ وہ مرگیا اور اس کی قبر سرینگر کشمیر میں ہے۔ (حقیقت الوحی ص ۱۰۱ حاشیہ خزائن ص ۱۰۴ ج ۲۲)

فائدہ: یہ بھی بالکل جھوٹ اور قرآن مجید پر بہتان ہے اگر کوئی قادیانی جیالا قرآن مجید سے مسیح کا مرنا اور قبر کا سرینگر کشمیر میں ہونا دکھادے تو اسے مبلغ دس ہزار روپے نقد انعام دیا جائے گا۔

جھوٹ نمبر۵- قرآن ضرب دہل فرمارہا ہے کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام رسول اللہ زمین میں دفن کیا گیا۔ آسمان پر ان کے جسم کا نام و نشان نہیں۔ (تحفہ گولڑویہ ص ۲۷ خزائن ص ۱۹۵ ج ۱۷)

فائدہ: دیکھئے کتنی خبیث گپ ہے جو قرآن حکیم کے ذمہ لگائی گئی میرا چیلنج ہے کہ اگر کوئی قادیانی جیالا قرآن شریف سے مسیح کا زمین میں دفن ہونا اور آسمان سے نفی دکھادے تو مبلغ دس ہزار روپے نقد انعام حاصل کرے۔ ورنہ بصورت دیگر قادیانیت پر صرف تین حرف بھیج کر سچا پکا مسلمان بن جائے۔

جھوٹ نمبر۶- قرآن شریف میں صریح طور پر فرمایا ہے کہ آخر زمانہ میں بڑے بڑے حوادثات عیسیٰ پرستی کی بناء پر ہوں گے۔ نیز قرآن شریف میں کھلے کھلے طور پر مسیح موعود کی پیش گوئی ثابت ہوتی ہے۔ (تتمہ حقیقت الوحی ص ۶۴ خزائن ص ۴۹۹ ج ۲۲ طبع ربوہ)

فائدہ: یہ بات بھی سراسر قرآن مجید پر بہتان ہے کہ کوئی مرزائی مربی اسے قرآن مجید سے دکھاکر ایک ہزار روپے نقد انعام حاصل کرے۔ ورنہ مرزائیت سے تائب ہوکر صحیح العقیدہ مسلمان بن جائے۔

باقی آئندہ

فرما گئے یہ ہادی
لا نبی بعدی

ختمِ نبوّت کانفرنس

سولھویں سالانہ
دو روزہ

۲، ۳ اکتوبر ۹۷ء جمعرات، جمعہ
۲۹-۳۰ جمادی الثانی ۱۴۱۸ھ

مسلم کالونی ربوہ
صدّیق آباد

زیرِ سرپرستی:
مخدوم المشائخ حضرت مولانا
خان محمّد صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوّت

علماء، مشائخ
سیاسی قائدین
دانشور اور وکلا
خطاب فرمائینگے

کانفرنس میں بعد عصر تا مغرب فتنۂ قادیانیت کے متعلق سوال و جواب کی محفل منعقد ہوگی جس میں ہر شخص کو تحریری سوال کرنے کی اجازت ہوگی حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب جواب دینگے۔

عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوّت پاکستان ملتان

فون: ملتان: ۵۱۴۱۲۲
کراچی: ۷۷۸۰۳۳۷